بسم الله الرحمن الرحيم

WWW.AL-SHIA.ORG

حج کی منتخب حدیثیں

موٴلف: سید علی قاضی عسکری

مترجم: سید احتشام عباس زیدی

پیش لفظ

حج لغت میں قصد وارادہ اوراصطلاح میں خانہ خداکی طرف سفر کرنے کو کہتے ھیں ۔یہ مسلمانوں کا ایک اھم دستور ھے۔کعبہ کی کشش ھر سال لاکھوں مسلمانوں کو دنیا کے کونے کونے سے اپنی طرف کھینچتی ھے تاکہ وہ ایک تمرینی میدان میں اعمال ومناسک اور کچہ مخصوص قوانین کی رعایت کر کے توحیدی زندگی کو بروئے کار لانے کی کوشش کریں اور دنیا والوں کے سامنے اسلام کی قوت وعظمت کا نظارہ پیش کریں۔

اس عظیم اجتماع میں مسلمان مختلف نسلوں اور رنگوں میں کعبہ کے گرد اکٹھاھوتے ھیں تاکہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں اور اس طرح اسلامی معاشروں میں اتحاد وھم بستگی کی فضاقائم کریں ۔

حج،روحانیت ،شوق شعور ،تعبد وبندگی ،جراٴت و ایثار، اتحاد وذکر کی جلوہ گاہ او ر خدا سے ربط و وابستگی کا نام ھے لہٰذا ایسے سفر کی توفیق خداجو افرا د کے لئے بھترین موقع ھوتا ھے تاکہ روحی واخلاقی اعتبار سے خود کو پاک وصاف کریں اور ان کی روح وجان میں ساز گار اور مثبت دگرگونی وانقلاب پیداھو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ائمہ معصومین علیھم السلام کی دینی تعلیمات میں بہت سے سبق آموز نکتے موجود ھیں جو اس وادی نور کے زائروںکو ان مواقع سے بھتر فائدہ اٹھانے میں مدد دیتے ھیں ۔ان تعلیمات میں حاجیوں سے تاکید کی گئی ھے کہ اس سفر سے پھلے گناہوں سے دوری اختیار کریں اور اپنے باطن کو توبہ کے پانی سے پاک کریں ۔سفر کا خرچ پاک اور حلال مال سے مھیاکریں ۔عزیز واقارب ،دوستوں اور ھمسایوں کو خدا حافظ کھیں اور ان سے قصور بخشوالیں،اور ان کی رضا مندی حاصل کرنے کے بعد اس راہ میں قدم بڑھائیں ۔سفر کا آغاز خدا کے نام اور اس کی یاد سے کریں ،خدا طلبی خدا جوئی کے لئے سفر کریں۔سفر کے دوران گناہ اور خدا کی نافرمانی سے پرھیز کریں اور خود اپنے محافظ رھیں۔

یہ فرامین اور ان پر عمل اس بات کا موجبھوتا ھے کہ حاجی میں ایک نبیادی اور مثبت تبدیلی پیداھو نتیجہ میں وہ اپنے غلط اور بُرے ماضی سے دوری اختیار کر کے خود کو ایک صحیح اسلامی زندگی کے لئے آمادہ کرتے ھیں۔

روایات میں حج کامقصدحاجیوںمیںروحی واخلاقی دگرگونی اور فلاح و کامیابی نیز خدا سے ان کی قربت بیان کیا گیا ھے۔ اگر حج کرنے والے روحی واخلاقی تغیر اور اپنی اصلاح کے ساتہ الٰھی راہ میں قدم بڑھائیں تو اس عظیم جمعیت کو دیکھتےھو ئے جوھر سال عمرہ وحج سے مشرفھوتی ھے بلاشبہ یہ تبد یلیا ں خاندانوں اور معاشروں میں بھی پیداھوںگی۔

جو مسلمان بھی حج کے لئے جاتا ھے اگر یہ فیصلہ کر لے کہ سفر کے دوران اور واپسی میں اسلامی اخلاق کی رعایت کرے گا، حرام کاموں سے پر ھیز کرے گا اور دینی واجبات پر جیسے خدا چاھتا ھے عمل کرے گا اور اسی فکر وخیال کو وہ اپنی اولاد،عزیزوں، دوستوں اور ساتہ کام کرنے والوں میں منتقل کرے تو قطعی

طور سے معاشرہ میں بڑا اخلاقی تغیر پیداھو جائے گا اور دشمن اپنے تھذیبی حملوں میں ناکامھو کر رہ جائیں گے ۔

یہ مختصر مجموعہ ان تعلیمات کا ایک حصہ ھے جنھیں معصومین علیھم السلام نے خانہ ٴ خدا کے زائروں اور حاجیوں کی رہنمائی کے لئے بیان فرمایا ھے ۔امید ھے کہ حجاج کرام اس پر عمل کر کے خدا کی بارگاہ سے نزدیک اور الٰھی سفر کی نورانیتوں اور برکتوں سے مالامالھوں گے۔

سید علی قاضی عسکر

معاون آموزش و تحقیقات

بعثہٴ رھبر انقلاب اسلامی

حج کا واجب ھونا

قالَ عَلِی (ع:(

”فَرَضَ عَلَیْکُمْ حَجَّ بَیْتِہِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلَہُ قِبْلَةِ لِلْاٴَنْامِ “۔[1]

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

”خداوند عالم نے اپنے اس محترم گھر کے حج کو تم پر واجب قرار دیا ھے جسے اس نے لوگوں کا قبلہ بنایا ھے“۔

قال علی (ع:(

”فَرَضَ حَجَّہُ وَاٴَوْجَبَ حَقَّہُ وَکَتَبَ عَلَیْکُمْ وِفَادَتَہُ فَقَالَ سُبْحَانَہُ< وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاس حجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَیْہِ سَبِیلاً وَمَنْ کَفَرَ فَإِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِینَ[2]>

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

”خدا وند عالم نے کعبہ کے حج کو واجب ،اس کے حق کی

) ۲(ادائیگی کو لاز م اور اس کی زیارت کو تم پر مقرر کیا ھے پس وہ فرماتا ھے:“لوگوں پر خدا کا حق یہ ھے کہ جو بھی خدا کے گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ھے وہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے جائے اور وہ شخص جو کفر اختیار کرتا ھے (یعنی حج انجام نھیں دیتا)تو خدا عالمین سے بے نیاز ھے “۔

حج کا فلسفہ

قال علی (ع:(

”جَعَلَہُ سُبْحَانَہُ عَلاٰمَةً لِتَوَاضُعِھِمْ لِعَظَمَتِہِ و َاِذْعانَھُمْ لِعِزَّتِہِ“۔[3]

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

”خدا وند عالم نے کعبہ کے حج کو علامت قرار دیا ھے تاکہ لوگ اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کا اظھار کریں اور پروردگار عالم کے غلبہ نیز اس کی عظمت و بزرگواری کا اعتراف کریں “۔

قال علی (ع:(

”جَعَلَہُ سُبْحَانَہُ لِلاِْسْلاٰمِ عَلَماًوَلِلْعَائِذِینَ حَرَماً“۔[4]

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

”خدا وند عالم نے حج اور کعبہ کو اسلام کا نشان اور پرچم قرار دیا ھے اور پناہ لینے والے کے لئے اس جگہ کو جائے امن بنایا ھے“۔

دین کی تقویت کا سبب

قال علی (ع:(

”۔۔۔وَالْحَجَّ تَقْوِیَةً لِلدِّین[5]“

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

”۔۔۔اورحج کو دین کی تقویت کا سبب قرار دیاھے“۔

دلوں کا سکون

قال الباقر (ع:(

”الحَجُّ تَسْکِین القُلوبُ[6]“

امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں:

”حج دلوں کی راحت وسکون کا سبب ھے“۔

حج ترک کرنے والا

قال رسول اللہ (ص:(

”مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ إنْ شَاءَ یَهُودِیّاً وَإنْ شَاءَ نَصْرَانِیّاً“۔[7][8]

پیغمبر اسلام (ص)نے فرمایا:

”جو شخص حج انجام دیئے بغیر مر جائے (اس سے کھا جائے گا کہ) تو چاھے یھودی مرے یا نصرانی “۔

یھی مضمو ن ایک دوسری روایت میں امام جعفر صادق (ع) سے بھی نقلھواھے۔[9]

حج و کامیابی

”لوگوں نے امام محمد باقر (ع)سے دریافت کیا کہ حج کا نام حج کیوں رکھا گیاھے ؟تو آپ نے فرمایا:

” قَالَ حَجَّ فُلانٌ اٴيْ اٴَفْلَحَ فُلانٌ“۔[10]

”فلاں شخص نے حج کیا یعنی وہ کامیابھوا “۔

حج کی اھمیت

محمد بن مسلم کھتے ھیں کہ:

امام محمد باقر (ع)یا امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”وَدَّ مَنْ فِي الْقُبُور لَوْ اٴنَّ لَہُ حَجَّةً وَاحِدَةً بِالدُّنْيَا وَمَا فِيهَا“۔[11]

”مُردے اپنی قبروں میں یہ آرزو کرتے ھیں کہ اے کاش!وہ دنیا،اور دنیا میں جو کچھ بھی ھے دیدیتے اور اس کے عوض انھیں ایک حج کا ثواب مل جاتا “۔

حج کا حق

قال الإمام زَيْنُ العابِدِين(ع) فِي رسالَةِ الحُقُوق: ”حَقُّ الحَجِّ اٴنْ تَعْلَمَ اٴنَّہُ وِفَادَةٌ إلى رَبِّکَ وَفِرَارٌ إلَيْہِ مِنْ ذُنُوبِکَ وَفِيہِ قَبُولُ تَوْبَتِکَ وَقَضَاءُ الْفَرْضِ الَّذِي اٴوْجَبَہُ اللّہُ تَعَالَى عَلَيْکَ“۔[12]

امام زین العابدین (ع) اپنے رسالہٴ حقوق میں فرماتے ھیں:

”حج کا حق تم پر یہ ھے کہ جان لو حج اپنے پروردگار کے حضو رمیں تمھاری حاضری ھے اوراپنے گناہوںسے اس کی جانب فرار ھے حج میں تمھاری توبہ قبولھوتی ھے اوریہ ایک ایسا فریضہ ھے جسے خدا وند عالم نے تم پر واجب کیا ھے“۔

خد اجوئی

قال الصادق (ع):

”مَنْ حَجَّ يُرِيدُ اللّہَ عَزَّوَجَلَّ لا يُرِيدُ بِہِ رِيَاءَ وَلا سُمْعَةً غَفَرَ اللّہُ لَہُ اَلبَتَّةَ[13].“

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”جو شخص حج کی انجام دھی میں خدا کا ارادہ رکھتاھواور ریاکاری و شھرت کا خیال نہ رکھتاھو خدا وند عالم یقینا اسے بخش دے گا“۔

حج کا ثواب

قالَ رَسُولُ اللّہِ (ص):

”لَيْسَ لِلْحِجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثوابٌ إلاّ الجَنَّة “-[14]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا کچھ اور نہیں ھے“۔

حج کی تاثیر

ہشام بن حکم کهتے هیں:

امام جعفر صادق (ع) نے فر مایا:

”مَامِن سَفَرٍ اٴَبْلَغَ فِي لَحْمٍ وَلاَدَمٍ وَلاَجِلْدٍ وَلاَ شَعْرٍ مِنْ سَفَرِ مَکَّةَ وَمَا اٴَحَدٌ يَبْلُغُہُ حَتَّی تَنَالَہُ الْمَشَقَّةُ“-[15]

”مکہ کے سفر کی طرح کوئی سفر بهی انسان کے گوشت، خون، جلد، اور بالوں کوکا متاثر نهیں کرتا اور کوئی شخص سختی اور مشقت کے بغیر وهاں تک نهیں پہنچتا “۔

حج میں نیت کی اهمیت

قال الصادق(ع:(

”لَمَّا حَجَّ مُوسَی(ع)نَزَلَ عَلَيْہِ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ لَہُ مُوسَی يَا جَبْرَئِيلُ ۔۔مَا لِمَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ بَنِيَّۃٍ صَادِقَةٍ وَنَفَقَةٍ طَيِّبَةٍ؟قَالَ:فَرَجَعَ إِلَی اللّٰہِ

عَزَّ وَجَلَّ،فَاٴَوْحَی اللّٰہُ تَعَالیٰ إِلَيْہِ؛قُلْ لَہُ:اٴَجْعَلُہُ فِي الرَّفِيقِ الْاٴَعْلَی مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنْ اٴُولٰئِکَ رَفِيقاً“-[16]

”جس وقت جناب موسیٰ نے حج کے اعمال انجام دیئے تو جبرئیل (ع) ان پر نازلهوئے جناب موسیٰ نے ان سے پوچها:

اے جبرئیل (ع!(

جو شخص اس گهر کا حج سچی نیت اور پاک خرچ سے بجا لائے اس کی جزا کیا مقررهوئی هے جبرئیل کچه جواب دیئے بغیر خدا وند عالم کی بارگاہ میں واپس گئے (اور اس کا جواب دریافت کیا)خداوند عالم نے ان پر وحی کی اور فرمایا:موسیٰ سے کهو کہ میں ایسے شخص کو ملکوت اعلیٰ میں پیغمبروں صدیقوں ،شهدااور صالحین کا هم نشین قرا ر دوں گااور وہ بهترین رفیق اور دوست هیں“۔

نور میں واردهونا

عبد الرحمان بن سمرة کهتے هیں:ایک روز میں حضرت پیغمبر اکرم(ص) کی خدمت میں تها کہ آنحضرت(ص)نے فرمایا:

”إِنِّي رَاٴَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَائِبَ“۔

میں نے گذشتہ رات عجائبات کا مشاهدہ کیا ۔

ہم نے عرض کی کہ اے رسو ل خدا (ص)! ہماری جان ہمارا خاندان اور ہماری اولاد آپ(ص)پر فداہوں آپ نے کیا دیکھا ہم سے بھی بیان فرمائیے:

فقال---

رَاَیْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِي مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ ظُلْمَۃٌ وَمِنْ خَلْفِہِ ظُلْمَۃٌ وَعَنْ یَمِینِہِ ظُلْمَۃٌ وَعَنْ شِمَالِہِ ظُلْمَۃٌ وَمِنْ تَحْتِہِ ظُلْمَۃٌ ، مُسْتَنْقِعاً فِي الظُّلْمَۃِ فَجَاءَ ہُ حَجُّہُ وَعُمْرَتُہُ فَاَخْرَجَاہُ مِنَ الظُّلْمَۃِ وَاَدْخَلاہُ فِي النُّورِ---[17]

”فرمایا:میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سامنے سے، پشت سے ، دائیں اور بائیں سے،اور قدموں کے نیچے سے ، اسے تاریکی نے گھیر رکھا تھا اور وہ ظلمت میں غرق تھا اس کا حج اور اس کا عمرہ اس کے پاس آئے اور انھوں نے اسے تاریکی سے نکال کر نور میں داخل کردیا “۔

حق کے حضور حاضری

قالَ عَلِیٌّ (ع:(

اَلْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُاللّٰہِ،وَحَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُکْرِمَ وَفْدَہُ وَیَحْبُوَہُ بِالْمَغْفِرَۃِ۔[18]

حضرت علی(ع) فرماتے ہیں:

”حج اور عمرہ انجام دینے والا خدا کی بارگا ہ میں حاضرہونے والوں میں سے اور خدا پر ہے کہ اپنی بارگاہ میں آنے والے کا اکرام کرے اور اسے اپنی مغفرت و بخشش میںشامل قرار دے ’ ’۔

خدا وند عالم کی میزبانی

قال الصّادق (ع:(

إِنَّ ضَیْفَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ حَجَّ وَ اعْتَمَرَ فَہُوَ ضَیْفُ اللّٰہِ حَتَّی یَرْجِعَ إِلی مَنْزِلِہِ۔[19]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

”جو شخص حج یا عمرہ بجالائے وہ خدا کا مہمان ہے اور جب تک وہ اپنے گھر واپس نہہو جائے ا س کا مہمان باقی رہتا ہے ’ ’ ۔

حج اور جہاد

قال رسول اللہ(ص:(

جِہادُ الکَبیرِ وَالصَّغیرِ وَالضَّعیفِ وَالْمَرْاَۃِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ۔[20]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”عورتوںاور کمزور لوگوں کا حج اور عمرہ بڑا جہاد اور چھوٹا جہاد ہے“۔

حج عمرہ سے بھتر ھے

قال رسول اللہ (ص:(

اِعْلَمْ اَنَّ الْعُمْرَةَ هِیَ الْحَجُّ الاَصْغَرُ،وَاَنَّ عُمْرَةً خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیا وَما فیها وَحَجَّةً خَیْرٌ مِنْ عُمْرَةٍ۔[21]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا:

”جان لو کہ عمرہ حج اصغر ھے اور بلا شہ عمرہ دنیا اور جو کچہ اس کے اندر ھے ان سب سے بھتر ھے ،نیز یہ بھی جان لو کہ حج عمرہ سے بھتر ھے“ ۔

گناہ دُھل جاتے ھیں

قال رسول اللہ (ص:(

اَیُّ رَجُلٍ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِہ حاجّاًاَوْ مُعْتَمِراً، فَکُلَّما رَفَعَ قَدَماًوَ وَضَعَ قَدَماً،تَناثَرَتِ الذُّنُوبُ مِنْ بَدَنِہِ کَمایَتَناثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ،فَاِذَا وَرَدَ الْمَدِیْنَۃَ وَصافَحَنی بِالسَّلاٰمِ،صافَحَتْہُ الْمَلاٰئِکَۃُ بِالسَّلاٰمِ،فَاِذَا وَرَدَ ذَالْحُلَیْفَۃِ وَاغْتَسَلَ،طَھَّرَہ اللّٰہُ مِنَ الذُّنُوبِ،وَاِذَا لَبِسَ ثَوْبَیْنِ جَدِیدَیْنِ،جَدَّدَ اللّٰہُ لَہُ الْحَسَنٰاتِ و اِذَا قالَ:اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، اَجٰابَہُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ:”لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ،اَسْمَعُ کَلاٰمَکَ وَاَنْظُرُ اِلَیْکَ،فَاِذَا دَخَلَ مَکَّۃَ وَ طٰافَ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفٰاوَالْمَرْوَۃَ وَصَلَ اللّٰہُ لَہُ الْخَیْراتِ۔۔۔[22]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص حج وعمرہ کے لئے اپنے گھر سے باھر نکلتا ھے پس جو قدم بھی وہ اٹھاتا اور زمین پر رکھتا ھے اس کے بدن سے گناہ یوں گرتے جاتے ھیں جیسے درختوں سے پتے چھڑتے ھیں،

پس جب وہ شخص مدینہ میں واردھوتا ھے اور سلام کے

ذریعہ مجہ سے مصافحہ کرتا ھے تو فرشتے بھی سلام کے ذریعہ اس سے ھاتہ ملاتے ھیں اور مصافحہ کرتے ھیں اور جب وہ ذولحلیفہ (مسجد شجرہ) میںواردھو کر غسل کرتا ھے تو خدا وند عالم اسے گناہوں سے پاک کردیتا ھے۔ جب وہ احرام کے دو جامہ اپنے تن پر لپٹتا ھے تو خدا وند عالم اسے نئے حسنات اور ثواب عطا کرتا ھے جب وہ ”لبیک اللھم لبیک ”کھتا ھے تو خداوند عزوجل اسے جواب دیتےھوئے فرماتا ھے ”لبیک و سعدیک“ میں نے تیرا کلام اور تیری آواز سنی اور (عنایت کی نظر)تجہ پر ڈال رھاھوں اور جب وہ مکہ میں واردھوتاھے اور طواف نیز صفا ومروہ کے درمیان سعی انجام دیتا ھے تو خد اوند عالم ھمیشہ کی نیکیاں اور خیرات اس کے شامل حال کر دیتا ھے“۔

دعا کی قبولیت

قالَ رَسُولُ اللّہ (ص:(

اَرْبَعَۃٌ لا تُرَدُّ لَھُمْ دَعْوَۃٌ حَتّٰی تُفْتَحَ لَھُمْ اَبْوٰابُ السَّمٰاءِ وَتَصیرَ إِلَی الْعَرْشِ:

اَلْوالِدُ لِوَلَدِہِ،وَالْمَظْلُومُ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہُ، وَالْمُعْتَمِرُحَتّٰی یَرْجِعَ ، والصّآئِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ۔[23]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”چار لوگ ایسے ھیں جن کی دعا رد نھیںھوتی یھاں تک کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھو ل دیئے جاتے ھیں اور دعائیں عرش الٰھی تک پہنچ جاتی ھیں:

۱۔باپ کی دعا اولاد کے لئے ،

۲۔مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف،

۳۔عمرہ کرنے والے کی دعا جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس آجائے ۔

۴۔روزہ دار کی دعا یھاں تک کہ وہ افطار کر لے ۔

دنیا بھی اور آخرت بھی

قالَ رَسُولُ اللّہ (ص:(

مَنْ اَرَادَا لدُّنْیٰاوَالآخِرَةَ فَلْیَو ٴُمَّ ھٰذَاالبَیْتَ،فَمٰا اَتٰاہُ عَبْدٌ یَسْاٴلُ اللّہَ دُنْیٰا اِلاّ اٴَعْطٰاہُ اللّہُ مِنْھٰا،وَلایَسْاٴَلُہُ آخِرَةً اِلاَّادَّخَرَلَہُ مِنْھٰا۔[24]

رسو ل خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص دنیا اور آخرت کو چاھتا ھے وہ اس گھر کی طرف آنے کا ارادہ کرے بلاشبہ جوبھی اس جگہ پر آیا اور اس نے خدا

سے دنیا مانگی تو خداوند عالم نے اس کی حاجت پوری کردی نیز یہ کہ اگر خدا وند عالم سے اس نے آخرت طلب کی تو خدا وند عالم نے اس کی یہ دعا بھی قبول کی اور اسے اس کے لئے ذخیرہ کردیا“۔

آگاھی کے ساتہ حج

قالَ رَسُولُ اللّہ (ص):فی خُطْبَتِہِ یَوْمَ الغَدِیر :مَعٰاشِرَ النّٰاس، حُجُّوٴاالبَیْتَ بِکَمٰالِ الدّین وَالتَّفَقُّہ، وَلا تَنْصَرِفُواعَنَ المَشٰاھِدِ اِلاَّ بِتَوْبَةٍ واِقْلاٰعٍ۔[25]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یوم غد یر کے خطبہ میں فرمایا:

”اے لوگو! خانہ ٴ خدا کا حج پوری آگاھی اور دینداری سے کرو ، اوران متبرک مقامات سے توبہ اور گناہوں کی بخشش کے بغیر واپس نہ لوٹو “۔

شرط حضور

قٰالَ اٴَبُو عَبْدِاللّہِ (ع)کٰانَ اٴَبي یَقُولُ:

مَنْ اٴَمَّ ہَذَاالْبَیْتَ حَاجّاً اٴَوْمُعْتَمِراَمُبَرّاً مِنَ الکِبْرِ رَجَعَ مِنْ ذُنُوبِہِ کَھَیْئَةِ یَوْمَ وَلَدَتْہُ اٴُمُّہُ۔[26]

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص حج یا عمرہ کے لئے اس گھر کی طرف روانہھو اور خود کو کبر و خود پسندی سے دور رکھے تو وہ گناہوں سے اسی طرح پاکھو جاتا ھے جیسے اسے اس کی ماں نے ابھی پیدا کیاھو“۔

حج کی برکتیں

عَنْ اٴبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ) ع:(

حَجُّوا وَاعْتَمِرُوا،تَصِحَّ اٴبْدَانُکُمْ،وَتَتَّسعَ اٴرْزَاقُکُمْ،وَتُکْفَوْا مَوٴُونَاتِ عِیَالِکُمْ،وَقَالَ:اَلحَاجُّ مَغْفُورٌ لَہُ وَمَوْجُوبٌ لَہُ الجَنَّةُ،وَمُسْتَاٴنَفٌ لَہُ الْعَمَلُ،وَمَحْفُوظٌ فِي اٴھْلِہِ وَمَالِہِ۔[27]

امام جعفر صادق (ع)سے روایت ھے کہ آپ نے فرمایا:

”علی بن الحسین علیھما السلام فرماتے تھے کہ:حج اور عمرہ بجالاوٴتاکہ تمھارے جسم سالم،تمھاری روزیاںزیادہ اور تمھار ے خانوادہ اور زندگی کا خرچ پوراھو آپ مزید فرماتے تھے:حاجی بخش دیا جاتا ھے جنت اس پر واجبھو جاتی ھے ، اس کا نامہٴ

عمل پاک کر کے پھر سے لکھا جاتا ھے اور اس کا مال اور خاندان امان میں رھتے ھیں“۔

جو حج قبول نھیں

عَنْ اٴبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ(ع)قَالَ:

مَنْ اٴصَابَ مَالاً مِنْ اٴرْبَعٍ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہ فِي اٴرْبَعٍ: مَنْ اٴصَابَ مَالاً مِنْ غُلُولٍ اٴوْ رِبًا اٴوْ خِیَانَةٍاٴوْ سَرِقَةٍ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ فِي زَکَاةٍ وَلاَ صَدَقَةٍ وَلاَحَجٍّ وَلاَ عُمْرَةٍ۔[28]

امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں:

”جو شخص چار طریقوں سے مال اور پیسہ حاصل کرے اس کا خرچ کرنا چار چیزوں میں قبول نھیں ھے:

جو شخص آلودگی اور فریب کی راہ سے،سودکے ذریعہ، خیانت کے ذریعہ اور چوری کے ذریعہ پیسہ حاصل کرے تو اس کی زکات ، صدقہ،حج اور عمرہ کرنا قبول نھیں ھے ’ ’ ۔

مال حرام کے ذریعہ حج

قال اٴبو جعفر(ع:(

لا یَقْبَلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ حَجّاًوَلاعُمْرَةً مِنْ مالٍ حَرامٍ۔[29]

امام محمد باقر(ع) فرماتے ھیں :

”خدا وند عالم حرام مال کے ذریعہ کئے جانے والے حج و عمرہ کو قبول نھیں کرتا “۔

حاجی کا اخلاق

عَنْ أبي جَعْفَرٍ(ع) قالَ:

مَا يُعْبأُ مَنْ يَسْلُکُ هَذَا الطَّرِيقَ اِذَا لَمْ يَکُنْ فِيْہِ ثَلاثُ خِصَالٍ: وَرَعٌ يَحْجُزُہُ عَنْ مَعَاصِي اللّہِ،وَحِلمٌ يَمْلِکُ بِہِ غَضَبَہُ،وَ حُسْنُ الصُّحْبَۃِ لِمَنْ صَحِبَہُ۔[30]

امام محمد باقر (ع)نے فرمایا:

”جو شخص حج کے لئے اس راہ کو طے کرتا ھے اگر اس میں تین خصلتیں نہھوں تو وہ خدا کی توجہ کا مرکز نھیں بنتا:

۱۔تقویٰ وپرھیز گاری جو اسے گناہ سے دور رکھے۔

۲۔صبر وتحمل جس کے ذریعہ وہ اپنے غصہ پر قابو رکھے۔

۳۔اپنے ساتھیوں کے ساتہ اچھا سلوک ۔

کامیاب حج

قال رسول اللہ (ص:(

مَنْ حَجَّ أوْ اعْتَمَرَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ يَرْجِعُ کَهَيْئَۃِ يَومٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہُ۔[31]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جس نے حج یا عمرہ کیا اورکوئی فسق وفجور انجام نہ دیا تو وہ اس شخص کی طرح پاک واپسھوتا ھے جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی پیدا کیا ھے“۔

حج کی قسمیں

عَنْ أبي عَبْدِ اللّہِ (ع)قَالَ:

الْحَجُّ حَجَّانِ:حَجُّ اللّہِ،وَحَجُّ لِلنَّاسِ،فَمَنْ حَجَّ لِلّہِ کَانَ ثَوَابُہُ عَلَى اللّہِ الْجَنَّۃَ،وَمَنْ حَجَّ لِلنَّاسِ کَانَ ثَوَابُہُ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَۃِ۔[32]

امام جعفر صادقٍ(ع)فرماتے ھیں:

حج کی دو قسمیں ھیں:

”خدا کے لئے حج اور لوگوں کے لئے حج،پس جو شخص خدا

کے لئے حج بجالایا اس کی جزا وہ خدا سے جنت کی شکل میں حاصل کرے گا اور جو شخص لوگوں کے دکھانے کے لئے حج کرتا ھے اس کی جزا قیامت کے دن لوگوں کے ذمہ ھے “۔

حاجیوں کی قسمیں

معاویہ ابن عمار کھتے کہ امام صادق (ع)نے فرمایا:

الْحَاجُّ يَصْدُرُونَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ:فَصِنْفٌ يَعْتِقُونَ مِنَ النَّارِ،وَصِنْفٌ يَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ،وَصِنْفٌ يُحْفَظُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ،فَذَلِکَ أَدْنَى مَا يَرْجِعُ بِهِ الْحَاجُّ۔[33]

”حاجی تین قسم کے هوتے هیں:

ایک گروہ جہنم کی آگ سے رھائی پاتا هے ،دوسرا گروہ گناہوں سے اس طرح پاکھوتا هے جیسے وہ ابھی اپنی ماں کے بطن سے پیداهواهو، اور تیسرا گروہ وہ هے0 کہ اس کا خاندان اور اس کا مال محفوظھوجاتا هے اور یہ وہ کمترین جزا هے جس کے ساتھ حاجی واپسھوتے هیں“۔

ناکام حاجی

قال رسول الله (ص:(

يَأتي عَلَى النَّاسِ زَمانٌ يَحُجُّ أغنِياءُ أمَتّي لِلنُّزهَةِ،وَأوْساطُهُمْ لِلتِجارةِ،وَقُرّاوٴُ هُمْ للرِيّاءِ وَالسَّمْعَةِ وَفُقَرائُهُم لِلمسائَلةِ۔(۱(

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ میری امت کے دولت مندلوگ سیرو تفریح کے لئے اور درمیانی طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے قاری حضرات ریاکاری اور شهرت کے لئے اور فقرا مانگنے کے لئے حج کو جائیں گے “۔

اپنے همراهیوں کے ساتھ سلوک

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّہِ(ع :(

وَطِّنْ نَفْسَکَ عَلَى حُسْنِ الصِّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ فِي حُسْنِ خُلُقِکَ،وَكُفَّ لِسَانَکَ،وَاكْظِمْ غَيْظَکَ،وَأَقِلَّ لَغْوَکَ،وَتَفْرُشُ عَفْوَکَ، وَتَسْخُو نَفْسَکَ۔[34]

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”خود کو آمادہ کرو تاکہ جس شخص کے بھی همراہ سفر کرو اچھے اور خوش اخلاق ساتھی رہو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو ،اپنے غصہ کو پی جاوٴ،بیھودہ وبے فائدہ کام کم کرو ،اپنی بخشش کو دوسروں کے لئے وسیع کرو،اور سخا وت کرنے والے رہو“۔

راہ کی اذیت

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّہِ (ع)قَالَ:

مَنْ أَمَاطَ أَذًى عَنْ طَرِيقِ مَكَّةَ كَتَبَ اللّہُ لَہُ حَسَنَةً وَمَنْ كَتَبَ لَہْ حَسَنَةً لَمْ يُعَذِّبْہُ۔[35]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

”جو شخص مکہ کی راہ میں اذیت و تکلیف اٹھا ئے خدا وند عالم اس کے لئے نیکی لکھتا ھے اور جس شخص کے لئے خداوند عالم نیکی لکھتا ھے اسے عذاب نھیں دیتا “۔

حج کی راہ میں موت

قال الصادق(ع:(

عَنْ عَبْدِ اللّہِ بْن سِنَانِ عَنْ اٴَبِي عَبْدِ اللّہِ(ع (

قَالَ: مَنْ مَاتَ فِي طَرِیق مَکَّة ذَاھِباًاٴَوْ جَائِیاً اٴَمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْاٴَکْبَرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔[36]

عبد اللہ ابن سنان سے روایت ھے کہ امام جعفر صادقٍ(ع)نے فرمایا:

”جو شخص مکہ کی راہ میں جاتے وقت یا واپسھوتے وقت مرجائے وہ قیامت کے دن کے عظیم خوف ھراس سے امان میں ر ھے گا “۔

حج میں انفاق کرنا

قال الصادق (ع:(

”دِرْھَمٌ فِي الْحَجِّ اٴَفْضَلُ مِنْ اٴَلْفَيْ اٴَلْفٍ فِیمَا سِوَی ذَلِکَ مِنْ سَبِیلِ اللّہِ “۔[37]

امام جعفر صادق (ع)فرماتے ھیں:

”حج کی راہ میں ایک درھم خرچ کرنا حج کے علاوہ کسی اور دینی راہ میں بیس لاکھ درھم خرچ کرنے سے بھتر ھے“۔

احرام کا فلسفہ

عَنِ الرِّضَا(ع:(

فَإنْ قَالَ:فَلِمَ اٴُمِرُوا بِالإحْرَامِ؟قیل:لِاَ ن یَتَخَشَّعُوا قَبْلَ دُخُولِ حَرَمَ اللّہِ عَزَّوَجَلَّ وَاٴَمْنِہِ وَلِئَلاّ یَلْھُوا وَیَشْتَغِلُوا بِشَیْءٍ مِنْ اٴَمْرِ الدُّنْیَا وَزِینَتِھَا وَالَّذَّاتِھَا وَیَکُونُوا جَادِّینَ فِیمَا ھُمْ فِیہِ قَاصِدِینَ نَحْوَہُ،مُقْبِلِینَ عَلَیْہِ بِکُلِّیَّتِھِمْ،مَعَ مَا فِیہِ مِنَ التَّعْظِیمِ لِلّہِ تَعَالَی وَلِبَیْتِہِ،وَالتَّذَلُّلِ لِاٴَنْفُسِھِمْ عِنْدَ قَصْدِ ھِمْ إلَی اللّہِ تَعَالیٰ وَوِفَادَتِھِمْ إلَیْہِ، رَاجِینَ ثَوَابَہُ،رَاھِبِینَ مِنْ عِقَابِہِ،مَاضِینَ نَحْوَہُ مُقْبِلِینَ إلَیْہِ بِالذُّلِّ وَالْاِسْتِکَانَةِ وَالْخُضُوعِ۔[38]

امام علی رضا (ع)نے فرمایا:

”اگر یہ کھا جائے کہ لوگوں کواحرام پہننے کا حکم کیوں دیا گیا ھے ؟ تو یہ کھا جائے گا کہ :اس لئے کہ لوگ اللہ کے حرم اور امن وامان کی جگہ میں واردھونے سے پھلے خاشع اور منکسر مزاجھوں ، امور دنیا ،اس کی لذتوںاور زینتوں میں سے کسی بھی چیز میں خودکو مشغول نہ کریں جس کام کے لئے آئے ھیںاور جس کا ارادہ رکھتے ھیں اس پر صابر رھیں اور پورے وجود سے اس پر عمل کریں۔ اس کے علاوہ احرام میں خدااور اس کے گھر کی تعظیم۔ اپنی فروتنی اور باطنی ذلت وحقارت ، خدا کی طرف قصد

اور اس کے حضور واردھونا ھے،جب کہ وہ اس سے جزا کی امید رکھتے ھیں اس کے عقاب اور سزا سے خوف زدہ ھیں اور انکسار وفروتنی اور ذلت خوا ری کی حالت میں اس کی طرف رخ کئےھوئے ھیں“۔

احرام کا ادب

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّہِ(ع:(

إذا اٴحْرَمْتَ فَعَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّہِ،وَذِکْرِ اللّہِ کَثِیراً،وَقِلَّةِ الْکَلامِ إلاَّ بِخَیْرٍ،فَإنَّ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اٴنْ یَحْفَظَ الْمَرْءُ لِسَانَہُ إلاَّ مِنْ خَیْرٍ۔[39]

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”جب محرمھو جاوٴ تو تم پر لازم ھے کہ باتقویٰ رہو ،خدا کو بھت یاد کرو ،نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کرو کہ بلا شبہ حج اور عمرہ کا کاملھونا یہ ھے کہ انسان اپنی زبان کو نیکی کے علاوہ کسی اور امر میں نہ کھو لے “۔

حقیقی لبیک

قَالَ رَسُولُ اللّہِ (ص): مَا مِنْ مُلَبٍّ یُلَبّی اِلاَّ لَبّی مَا عَنْ یَمینِہِ وَشِمٰالِہِ

مِنْ حَجَرٍاٴوْ شَجَراٴومَدَرٍحَتّی تَنْقَطِعَ الاَرْضُ مِنْ ھٰا ھُنَا وَھٰاھُنَا۔[40]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”کوئی شخ-ص لبیک نھیں کھتا مگر یہ کہ اس کے دائیں بائیں ،پتھر درخت ،ڈھیلے اس کے ساتہ لبیک کھتے ھیں یھاں تک کہ وہ زمین کو یھاں سے وھاں تک طے کر لے “۔

حج کا نعرہ

قَالَ رَسُولُ اللّہِ (ص): اٴتَانِي جَبْرَئِیلُ(ع) فَقَالَ:

اِنَّ اللّہَ عَزَّوَجَلَّ یَاٴ مُرُکَ اَنْ تَاٴمُرَ اٴصْحَابَکَ اٴنْ یَرْفَعُوا اٴصْوَاتَھُمْ بِالتَّلْبِیَةِ فَإنَّھَا شِعَارُ الْحَجِّ۔[41]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جبرئیل میرے پاس آئے اور کھا کہ خدا وند عالم آپ کو حکم دیتا ھے کہ اپنے ساتھیوں اوراصحاب کو حکم دیں کہ بلند آواز سے لبیک کھیں کیونکہ یہ حج کا نعرہ ھے “۔

معرفت کے ساتہ واردھونا

قَالَ الْبَاقِرُ(ع:(

مَنْ دَخَلَ ھَذَا الْبَیْتَ عَارِفاً بِجَمِیع ما اٴوْجَبَہُ اللّہ عَلَیْہِ کَانَ اٴمِناً فِي الآخِرَةِ مِنَ الْعَذَابِ الدّآئِمِ۔[42]

امام محمد باقر (ع)فرماتے هیں:

”جو شخص اس گھر میں اس عرفان کے ساته داخلهو کہ جو کچه خداوند عالم نے اس پر واجب کیا هے اس سے آگاہ رهے تو قیامت میں دائمی عذاب سے محفوظ رهے گا“۔

خدا کے غضب سے امان

عبد الله بن سنان کهتے هیں کہ میں نے امام جعفر صادق ں سے پوچھا :“کہ خدا وند عالم کا ارشاد “ومن دخله کان آمناً[43]“

”یعنی جو شخص اس میں داخلهو وہ امان میں هے اس سے مراد گھر هے یا حرم ؟

قَالَ:مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ مِنَ النَّاس مُسْتَجِیراً بِہِ فَهُوَ آمِنٌ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ --- ۔[44]

”امام (ع)نے فرمایا:جو شخص بهی حرم میں داخلهو اور وهاں پناہ حاصل کرے وہ خدا کے غضب سے امان میں رهے گا “۔

مکہ خدا و رسول کا حرم

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

مَکَّةُ حَرَمُ اللّٰہِ وَحَرَمُ رَسُولِہِ وَحَرَمَ اُمیرِ الْمُو ٴمِنِینَ (ع)،الصَّلاٰةُ فِیهَابِمِائَةِ اٴلفِ صَلاٰةٍ، وَالدِّرْهَمُ فِیهَ ابمِائَةِ اٴلفِ دِرْهَم،وَالْمَدِینَةُ حَرَمُ اللّٰہِ وَحَرَمُ رَسُولِہِ وَحَرَمُ اٴمیرِ الْمُو ٴمِنِینَ۔ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْهِمَا۔الصَّلاٰةُ فِیهَا بِعَشَرَةِ آلاٰفِ صَلاٰةٍ وَ الدِّرْهَمُ فِیهَا بِعَشَرَةِ آلاٰفِ دِرْهَمٍ[45]

امام جعفر صادق(ع) فرماتے هیں :

”مکہ خدا وندعالم ،اس کے رسول(ص)(پیغمبر اکرم (ص)) اور امیر المومنین کا حرم هے اس میں ایک رکعت نماز ادا کرنا ایک لاکه رکعت کے برابر هے۔ ایک درهم انفاق کرنا ایک لاکه درهم

خیرات کرنے کے برابر هے۔ مدینہ (بهی)الله ،اس کے رسول اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب (ع)کا حرم هے اس میں پڑهی جانے والی نماز دس ہزار نماز کے برابر اور خیرات کیا جانے والا ایک درهم دس ہزار درهم کے برابر هے “۔

مسجد الحرام میں داخل هونے کے آدا ب

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَادْخُلْہُ حَافِیاً عَلَی السَّکِینَةِ وَالْوَقَارِ وَالْخُشُوعِ--- ۔[46]

امام جعفر صادق (ع)فرماتے هیں:

”جب تم مسجد الحرام میں داخلهوتو پابرہنہ اور سکون ووقار نیز خوف الٰهی کے ساته داخلهو “۔

جنت کے محل

قَالَ أمِيرِ الْمُوْمِنِينَ (ع:(

أَرْبَعَةٌ مِنْ قُصُورِ الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا:الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ،وَمَسْجِدُ الرَّسُولِ (ص)، وَ مَسْجِدُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمَسْجِدُ الْكُوفَةِ؛[47]

حضرت علی ابن ابی طالب (ع)فرماتے هیں:

"چار جگهیں دنیا میں جنت کے محل هیں:

۱۔مسجد الحرام ، ۲۔مسجد النبی(ص) ، ۳۔مسجد الاقصیٰ، ۴۔مسجد کوفه ،

حرمین میں نماز

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَيْبَةَقَالَ:

كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ(ع) أَسْأَلُهُ عَنْ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ،فَكَتَبَ إِلَيَّ:كَانَ رَسُولُ اللّٰه يُحِبُّ إِكْثَارَالصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ فَأَكْثِرْفِيهِمَا وَأَتِمَّ۔[48]

ابراهیم بن شیبه کهتے هیں که:

میں نے امام محمد باقر(ع) کو خط لکها اور اس میں مکه اور مدینه میں پوری نماز اداکرنے کے سلسله میں دریافت کیا امام (ع)نے جواب میں تحریر فرمایا:

"رسول خدا (ص)همیشه مسجد الحرام اور مسجد النبی میں زیاده نماز پڑهنا پسند کرتے تهے پس ان دو جگهوں پر نماز یں زیاده پڑهو اور اپنی نماز بهی پوری ادا کرو"۔

مکه میں نماز جماعت

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ،عَنْ أَبِيالْحَسَنِ) ع)قَالَ:

سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَمَاعَةٍ فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ أَفْضَلُ أَوْ وَحْدَهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ :وَحْدَهُ۔[49]

احمد ابن محمد ابن ابی نصرکهتے هیں:

"میں نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا(ع) سے دریافت کیا اگر کوئی شخص مکه میں نماز جماعت اپنے گهر میں ادا کرے یه افضل هے یا مسجد الحرام میں فرادیٰ نماز اداکرنا افضل هے فرمایا: فرادیٰ (مسجد الحرام میں)" ۔

اهل سنت کے ساته نماز

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ،قَالَ:

"قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ(ع):يَا إِسْحَاقُ أَ تُصَلِّي مَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ:صَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّ الْمُصَلِّي مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ"۔[50]

اسحاق ابن عمار کهتے هیں:

”امام جعفر صادق (ع)نے مجه سے فرمایاکہ: اے

اسحاق!کیا تم ان لوگوں (اهل سنت)کے ساته مسجد میں نماز ادا کرتےهو؟میں نے عرض کیا هاں!حضرت (ع)نے فرمایا:ان لوگوں کے ساته نماز پڑهو بلاشبہ جو شخص ان لوگوں کے همراه پهلی صف میں نماز پڑهے وه اس مجاهد کے مانند هے جو خدا کی راه میں تلوار چلا رهاهواور دشمنان دین کے ساته جنگ کرر هاہو' '۔

کعبہ چوکور کیوں هے؟

رُوِيَ اٴنَّہُ إِنَّمَا سَمِّیَتْ کَعْبَةٌ لِاٴَنَّهَا مُرَبَّعَةٌ وَصَارَتْ مُرَبِّعَة لِاٴَنَّهَا بِحِذَاءِ الْبَیْتِ الْمَعْمُور وَهُوَ مَرَبّعٌ وَصَارَ الْبَیْتُ الْمَعْمُورُ مُرَبِّعاً لِاٴنَّہُ بِحِذَاءِ الْعَرْشِ وَهُوَمُرَبَّعٌ، وَصَارَالْعَرْشُ مُرَبَّعاً،لِاٴَنَّ الْکَلِمَاتِ الَّتِي بُنِيَي عَلَیْهَا الْإِسْلاَمُ اٴرْبَعٌ:وَهِیَ :سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ،وَلاٰ إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اٴکْبَرُ۔(۱[51])

شیخ صدوق ۺ فرماتے هیں:

”ایک روایت میں آیا هے کہ کعبہ کو کعبہ اس لئے کها گیا هے کہ وه چوکور هے اور وه چوکو اس لئے بنا یاگیا هے کہ اسی کے مقابل (آسمان اول پر) بیت المعمور چوکور بنایا گیا هے اس کی وجہ یہ هے کہ وه عرش خدا کے مقابل هے جو چوکور هے اور عرش خدا بهی اس لئے چوکور هے کہ اس کی بنیاد اسلام کے چار کلموں پر هے اور وه یہ هیں :“سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ،وَلاٰ إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ،وَاللّٰہُ اٴکْبَرُ“۔

کعبہ کی طرف دیکهنا

عَنْ اٴبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ :

مَنْ نَظَرَإِلَی الْکَعْبَةِ لَمْ یَزَلْ تُکْتَبُ لَہُ حَسَنَةٌ وَتُمْحَی عَنْہُ سَیِّئَةٌ، حَتَّی یَنْصَرِفَ بِبصَرِہِ عَنْهَا۔[52]

امام جعفر صادق (ع)فرمایا:

”جو شخص کعبہ کی طرف دیکهے همیشہ اس کے لئے حسنات لکهے جاتے هیں اور اس کے گناه محو کئے جاتے هیں جب تک وه اپنی نگاهیں کعبہ سے ہٹا نهیں لیتا “۔

عَنْ اٴبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ :

النَّظَرُ إِلَی الْکَعْبَةِ عِبَادَةٌ،وَالنَّظَرُ إِلَی الْوَالِدَیْنِ عِبَادَةٌ،وَالنَّظَرُ إِلَی الْإِمَامِ عِبَادَةٌ۔[53]

امام جعفرصادق (ع)نے فرمایا:

”کعبہ کی طرف دیکهنا عبادت هے ،ماں باپ کی طرف دیکهنا عبادت هے،اور امام کی طرف دیکهنا عبادت هے“۔

الٰهی لمحہ

عَنْ اٴبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ :

إِنَّ لِلْکَعْبَةِ لَلَحْظَةً فِي کُلِّ یَوْمٍ یُغْفَرُ لِمَنْ طَافَ بِهَا اٴوْ حَنَّ قَلْبُہُ إِلَیْهَا اٴوْ حَسَبَہُ عَنْهَا عُذْرٌ۔[54]

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”بلا شبہ کعبہ کے لئے ہر روز ایک لمحہ (ایک وقت)ہے کہ خدا وند عالم اس میں کعبہ کا طواف کرنے والوں اور ان لوگوں کو جن کا دل کعبہ کے عشق سے لبریز ہے نیز ان لوگوں کو جو کعبہ کی زیارت کے مشتاق ہیں لیکن ان کی راہ میں رکاوٹیں ہیں ،بخش دیتا ہے“۔

برکتوں کا نزول

عَنْ اٴبي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ :

إِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ حَوْلَ الْکَعْبَةِ عِشْرِینَ وَمِائَة رَحْمَةٍ مِنْہَا سِتُّونَ لِلطَّائِفِینَ وَاٴَرْبَعُونَ لِلْمُصَلِّینَ وَعِشْرُونَ لِلنَّاظِرِینَ۔[55]

امام جعفر صادق (ع)فرماتے ہیں:

”خدا وند عالم اپنی ایک سو بیس رحمتیں کعبہ کے اوپر نازل کرتا ہے جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ،چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس رحمتیں کعبہ کی طرف دیکھنے والوں کے لئےہوتی ہیں“۔

دین اور کعبہ کا ربط

عَنْ اٴبي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ :

لاٰ یَزَالُ الدِّینُ قَائِماً مَا قَامَتِ الْکَعْبَةُ۔[56]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

”جب تک کعبہ قائم ہے اس وقت تک دین بھی اپنی جگہ بر قرار رہے گا“۔

یہ عمل منع ہے

محمد ابن مسلم کہتے ہیں کہ: میں‌نے امام صادق ںسے سنا آپ فرما رہے تھے:

قال الصادق (ع:(

لاٰ یَنْبَغِي لِاٴَحَدٍ اٴَنْ یَاٴْخُذَ مِنْ تُرْبَةِ مَا حَوْلَ الْکَعْبَةِ وَإِنْ اٴَخَذَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئاً رَدَّہُ۔[57]

” کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ کعبہ اور اس کے اطراف کی مٹی اٹھائے اور اگر کسی نے اٹھا ئی ہے تواسے واپس کر دے“۔

کعبہ کا پردہ

عَنْ جَعفر،عَنْ اٴَبیہِ علیھما السلام:

اٴَنَّ عَلِیّاً کَانَ یَبْعَثُ بِکِسْوَةِ الْبَیْتِ فِي کُلِّ سَنَةٍ مِنَ الْعَرَاق۔[58]

امام محمد باقر (ع)نے فرمایا:

''بلا شبہ حضرت علی ابن ابی طالب(ع) ہر سال عراق سے کعبہ کا پردہ بھیجتے تھے ''۔

امام زمانہ(ع) کعبہ میں

عَنْ عَبْدِ اللّہِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْیَرِیِّ اَنَّہُ قَالَ :سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ الْعُمْرِیَّ -رَضِيَ اللّہُ عَنْہُ - فَقُلْتُ لَہُ:رَاَیْتَ صَاحِبَ ہَذَا الْاَمْرِ؟فَقَالَ:نَعَمْ وَآخِرُ عَہْدِي بِہِ عِنْدَ بَیْتِ اللّہِ الْحَرَامِ وَہُوَ یَقُولُ:اللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِي مَاوَعَدْتَنِي۔[59]

عبد اللہ ابن جعفر حمیری کہتے ہیں:

''میں نے محمد بن عثمان عمری سے پوچھا کیا تم نے امام زمانہ(ع) کو دیکھا ؟انھوں نے جواب دیا ہاں!میں نے آخری بار انہیں کعبہ کے نزدیک دیکھا کہ حضرت) ع)فرمارھے تھے اے میرے اللہ !جس چیز کا تونے مجہ سے وعدہ کیا ھے اسے پورا فر ما ''۔

حجر اسود

قَالَ رَسُولُ اللّہِ (ص:(

اَلْحَجَرُ یَمِینُ اللّہِ فِي الاَرْضِ،فَمَنْ مَسَحَ یَدَہُ عَلَی الْحَجَرِ فَقَدْ بَایَعَ اللّہَ اَنْ لاٰ یَعْصِیَہُ۔[60]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

''حجر اسود زمین میں خدا کے داہنے ہاتہ کے مانند ھے پس جو شخص اپنا ہاتہ حجر اسود پر پھیرے اس نے اس بات پر اللہ کی بیعت کی ھے کہ اس کی معصیت ونافرمانی نہیں کرے گا''۔

حجر اسود کو دور سے چومنا

عَنْ سَیْفٍ التَّمَّارِ قَالَ:

قُلْتُ لِاَ بِي عَبْدِ اللّہِ اَتَیْتُ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ فَوَجَدْتُ عَلَیْہِ زِحَاماً فَلَمْ اَلْقَ اِلاَّ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِنَا فَسَاَلْتُہُ فَقَالَ:لاَبُدَّ مِنِ اسْتِلاٰمِہِ فَقَالَ:اِنْ وَجَدْتَہُ خَالِیاً وَاِلاَّ فَسَلِّمْ مِنْ بَعِیدٍ۔[61]

سیف ابن تمار کہتے ہیں''میں نے امام جعفرصادق سے عرض کیا:

''میں حجر اسود کے قریب آیا وھاں جمعیت بہت زیادہ تھی میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ہر ایک سے پوچھا کیا کروں ؟ سب نے جواب دیا کہ استلا م حجر کرو (حجر اسود کا بوسہ لو)۔میرا فریضہ کیا ھے؟امام نے اس سے فرمایا :اگر حجر اسود کے پاس مجمع نہھو تو اسے استلام کروورنہ اپنے ہاتہ سے دور سے اشارہ کرو ''۔

عدل کا ظہور

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّہِ (ع)قَالَ:

اَوَّلُ مَا یُظْہِرُ الْقَائِمُ مِنَ الْعَدْلِ اَنْ یُنَادِيَ مُنَادِیہِ اَنْ یُسَلِّمَ صَاحِبُ النَّافِلَةِ لِصَاحِبِ الْفَرِیضَةِ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالطَّوَافَ ۔[62]

امام جعفر صاد ق(ع) فرماتے ھیں:

”جو سب سے پھلی چیز امام زمانہ (ع) اپنے عدل سے ظاھر کریں گے یہ ھے کہ ان کا منادی پکار کر کھے گا مستحبی طواف کرنے والے اور حجر اسود کو لمس کرنے والے حجر اسوداور اطواف کی جگہ کو واجبی طواف کرنے والو(ع) کے لئے خالی کردیں “۔

حرم میں ایثار وفدا کاری

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص:(

اَبْلِغُوا اٴَہْلَ مَکَّة وَالمُجاوِرینَ اَنْ یُخَلُّوا بَیْنَ الحُجّاج وَبَیْنَ الطَّوَافِ وَالْحَجَرِ الْاٴَسْوَدِ وَمَقامِ اِبراہِیمَ وَالصَّفِّ الاٴَوَّلِ مِنْ عَشْرٍ تَبْقیٰ مِنْ ذِي القَعْدَةِ اِلی یَوْمِ الصَّدَرِ۔[63]

رسو ل خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”اھل مکہ اور اس میں رہنے والوں تک یہ بات پہنچادو کہ ذی القعدہ کے آخری دس دن سے حاجیوں کی واپسی کے دن تک طواف کی جگہ ،حجر اسود ،مقام ابراھیم (ع) اور نماز کی پھلی صف کو حاجیوں کے لئے خالی کردیں “۔

جس بات سے روکا گیا ھے

عَنْ حَمَّادِ بْن عُثْمَانَ قَالَ:

کَانَ بِمَکَّة رَجُلٌ مَوْلٰی لِبَنِي اُمَیَّة یُقَالُ لَہُ:اِبْنُ اٴَبِي عَوانَة لَہُ عِنَادَةٌ،وَکَانَ اِذادَخَلَ اِلٰی مَکَّة اٴَبُو عَبْدِ اللّٰہِ(ع)اٴَوْاٴَحَدٌ مِنْ اٴَشْیَاخِ آلِ مُحَمَّدٍ یَعْبَثُ بِہِ،وَاِنَّہُ اٴَتَی اٴَبَا عَبْدِ اللّٰہِ(ع) وَھُوَ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ:یَا اٴَبَا عَبْدِ اللّٰہِ مَا تَقُولُ فِي اسْتِلامِ الحَجَرِ ؟ فَقَالَ:اِسْتَلَمَہُ رَسُولُ اللّٰہِ (ص)فَقَالَ لَہُ:مَا اٴَرٰاکَ اسْتَلَمْتَہُ قَالَ:اٴَکْرَہُ اٴَنْ اٴُوذِيَ ضَعِیفاًاٴَوْ اٴَ تَاٴَذّٰی قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمْتَ اٴَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ (ص)اسْتَلَمَہُ قَالَ:نَعَمْ وَلٰکِنْ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ اِذَا رَاٴَوْہُ عَرَفُوا لَہُ حَقَّہُ وَاٴَنَا فَلاٰ یَعْرِفُونَ لِي حَقّي۔(۱(

حماد بن عثمان کھتے ھیں:

”مکہ میں بنی امیہ کے دوستداروں میں سے ابن ابی عوانہ نام کا ایک شخص رھتا تھا جو اھل بیت علیھم السلام سے کینہ رکھتا تھا اور جب بھی امام جعفر صادق(ع) یا پیغمبر کی اولاد میں سے کوئی [64] بزرگ مکہ آتا تھا وہ اپنی باتوں سے ان کی تحقیر کرتا تھا اور اذیت پہنچاتا تھا۔

ایک روز وہ طواف کی حالت میں امام جعفرصادق (ع)کی خدمت میں آیا اور آپ) ع) سے پوچھنے لگا کہ حجر اسود پر ھاتھ پھیرنے سے متعلق آپ (ع) کا نظریہ کیا ھے ؟حضرت (ع) نے فرمایا:رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مسح واستلام کرتے تھے ، اس شخص نے کھا میں نے آپ (ع) کو استلام حجر کرتےھوئے نھیں دیکھا ،امام(ع) نے جواب دیا:

میں اس بات کو پسند نھیں کرتا کہ کسی کمزور کو اذیت پہنچاوٴں یاخود اذیت میں مبتلاھوں اس شخص نے پھر پوچھا: آپ (ع) نے فرمایا ھے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس کا استلام کرتے تھے ،امام نے فرمایا:ھاں!لیکن جب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو دیکھتے تھے تو ان کے حق کی رعایت کرتے تھے (یعنی انھیںراستہ دے دیا کرتے تھے)لیکن میرے لئے ایسا نھیں کرتے اور میرا حق نھیں پہچانتے “۔

هاتھ سے اشارہ

محمد بن عبیداللہ کہتے ہیں:

لوگوں نے امام علی رضا (ع) سے پوچھا :اگر حجر اسود کے اطراف جمعیت زیادہہو تو کیا حجر اسودکو ہاتھ سے مسح کرنے کے لئے لوگوں سے زبردستی کرنا یا جھگڑنا چاہئے ؟

قالَ:"إذا کانَ کَذٰلِکَ فأوْم إلَیْہِ إیمَاءً بیَدِکَ"۔[65]

"امام (ع) نے فرمایا :جب بھی ایسی صورتہو ،اپنے ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرو (اور گذر جاوٴ)"۔

خواتین کے لئے

عَنْ أبي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قالَ:

إنَّ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنِ النِّسَاءِ أرْبَعاً :الْإجْہَارَ بالتَّلْبِیَةِ ،ض وَالسَّعْیي بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ یَعْنِي الْھَرْوَلَة وَدُخُولَ الْکَعْبَةِ وَاسْتِلاَمَ الْحَجَرِ الْأسْوَدِ۔[66]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

"بلاشبہ خدا وند عالم نے چار چیزوں کو حج میں عورتوں سے معاف رکھا ہے:

۱۔بلند آوازسے لبیک کہنا،

۲۔صفاو مروہ کے درمیان سعی میں ہرولہ(آہستہ دوڑنا(

۳۔کعبہ کے اندر داخلہونا ،

۴۔حجر اسود کو لمس کرنا "۔

خدا کا فخر

قال رسول اللہ (ص:(

ان اللہ یباھی بالطائفین۔[67]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں:

"بلا شبہ خد اوند عالم طواف کرنے والوں پر فخر ومباہات کرتا ہے' ' ۔

طواف اور رہائی

عَنْ رَسُولُ اللّٰہِ (ص)قالَ:

۔۔۔فَإِذا طُفْتَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوعاً کَانَ لَکَ بِذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ وَذِکْرٌ یَسْتَحْیِیمِنْکَ رَبُّکَ اُنْ یُعَذِّبَکَ بَعْدَہُ۔۔۔ ۔[68]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”پس جب تم نے اللہ کے گھر کا سات مرتبہ طواف کرلیا تو اس کے ذریعہ خدا وند عالم کے نزدیک تمھارا عھد اور ذکر ھے کہ خداوند عالم اس کے بعد تم پر عذاب کرنے سے شرم کرے گا“۔

زیادہ باتیں نہ کرو

قال رَسُولُ اللّٰہ (ص:)

إِنَّمَا الطَّوَافُ صَلٰوۃٌ،فَإِذا طُفْتُمْ فَاُقِلُّوا الْکَلاٰمَ۔[69]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”اللہ کے گھر کا طواف نماز کے مانند ھے پس جب تم طواف کرتےھو تو باتیں کم کرو “۔

طواف کا فلسفہ

قال رَسُول اللّٰہ (ص:)

إِنَّماجَعَلَ الطَّواٰفُ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ وَرَمْیُ الْجِماٰرِ لإِقاٰمَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ ۔[70]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”اللہ کے گھر کا طواف،صفاو مروہ کے درمیان سعی اور رمی جمرات خدا کے ذکر کو قائم کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ھیں ’ ’۔

عمل میں نیت کی تاثیر

عَنْ زیاد القندی،قال:قُلْتُ لأَبِي الحسن (ع):جُعِلْتُ فِداکَ إِنّي أَکونُ في الْمَسْجِدِ الْحرامِ، وَاُنْظُرُ اِلَی النّاسِ یَطوفونَ بِالْبَیْتِ واُنا قاعِدٌ فاغْتَمُّ لِذٰلکَ،فقال:

یَازِیَاٰد لاٰ عَلَیْکَ فَإِنَّ الْمُوٴْمِنَ إِذا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہِ یَو ٴُمُّ الْحَجَّ لاٰیَزَالُ فِي طَوَافٍ وَسَعْيٍ حَتَّی یَرْجِعَ۔[71]

زیاد قندی (جو ایک مفلوج آدمی تھا)کھتا ھے کہ:

”میں نے امام موسیٰ کاظم (ع)سے عرض کیا آپ (ع) پر قربانھو جاوٴں میں کبھی مسجد الحرام میںھوتاھوں اوردیکھتاھوںکہ لوگ کعبہ کا طواف کررھے ھیں اور میں بیٹھاھوں (طواف نہیں کر سکتا)اس پر میں غم زدہھو جاتاھوں امام) ع)نے

فرمایا:اے زیاد!تم پر کوئی ذمہ داری نہیں ھے (غمگین نہھو) بلاشبہ مومن جس وقت سے حج کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلتا ھے اس وقت سے ھمیشہ طواف اور سعی کی حالت میں ھے یھاں تک کہ اپنے گھر واپس چلاجائے “۔

انسانی تھذیب کی رعایت

عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اٴَبِي عَبْدِ اللّٰہِ) ع):سَاٴَلْتُہُ عَنْ رَجُلٍ لِي عَلَيْہِ مالٌ فغابَ عَنِّي زَماناً فَرَاٴَيْتُہُ يَطوفُ حَولَ الْکَعْبَة اٴفاٴَتَقاضاہُ مالِي؟قالَ:لاٰ،لاٰ تُسَلِّمْ عَلَيْہِ وَلاٰ تُرَوِّعْہُ حَتَّی يَخْرُجَ مَنْ الْحَرَمِ-[72]

سماعة ابن مهران کھتے هیں کہ:

”میں نے امام جعفرصادق(ع)سے پوچھا :ایک شخص میرا مقروض هے اور میں نے ایک مدت سے اسے نهیں دیکھا پس اچانک میں اسے کعبہ کے اطراف میں دیکھتاہوں کیا میں اس سے اپنے مال کا تقاضہ کر سکتاھوں؟فرمایانهیں،حتی اسے سلام بھی نہ کرو اور اسے نہ ڈراو یھاں تک کہ وہ حرم سے خارجھو جائے “۔

نماز ،مقام ابراهیم (ع) کے نزدیک

عَن رَسُولِ اللّٰہِ قال:

...فَإذا طُفْتَ بِالْبَيْتِ اٴُسْبُوعاً لِلزِّيَارَةِ وَ صَلَّيْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ رَکْعَتَيْنِ ضَرَبَ مَلَکٌ کَرِيمٌ عَلَی کَتِفَيْکَ فَقالَ اٴمَّا مَا مَضَی فَقَدْ غُفِرَ لَکَ فَاسْتَاٴْنِفِ الْعَمَلَ فِيمَا بَيْنَکَ وَبَيْنَ عِشْرِينَ وَمِائَةِ يَوْمٍ-[73]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”پس جب تم خانہ کعبہ کے گرد زیارت کا طواف کر لیتےهو اور مقام ابراهیم) ع)کے نزدیک نماز طواف ادا کر لیتےهو تو ایک کریم وبزرگوار فرشتہ تمھارے شانوں پر هاتھ رکھ کر کھتا هے :جو کچھ گزر گیا اور تم نے جو گناہ پھلے انجام دیئے تھے خدا وند عالم نے وہ سب بخش دیئے پس اس وقت سے ایک سو بیس دن تک (تم پاک وپاکیزہ رہو گے اب)نئے سرے سے اپنے عمل کا آغاز کرو“۔

امام حسین(ع) مقام ابراهیم (ع)کے پاس

رُئِیَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ يَطوفُ بِالْبَيْتِ،ثُمَّ صارَ إلَی الْمَقَامِ فَصلّٰی،ثُمَّ وَضَعَ خَدَّہُ عَلَی الْمَقامِ فَجَعَلَ يَبْکی وَيَقُولُ: عُبَيْدُکَ بِبٰابِکَ، سَائِلُکَ بِبٰابِکَ، مِسْکِينُکَ بِبٰابِکَ، يُرَدِّدُ ذٰلِکَ مِرٰاراً-[74]

”لوگوں نے امام حسین (ع)کو دیکھا کہ وہ اللہ کے گھر کا طواف کر رهے تھے اس کے بعدانھوں نے مقام ابراهیم کے پاس نماز ادا کی پھر اپنا چھرہ مقام ابراهیم پر رکھا اور روتےهوئے خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پالنے والے ! تیرا حقیر بندہ تیرے دروازہ پر هے ،تیرا فقیر تیرے دروازہ پر هے،تیرا مسکین تیرے دروازہ پر هے،اور آپ (ع) ان جملوں کو باربار دھرا رهے تھے“۔

همراهیوں کی مدد

عن اِبراهيم الخثعمي قال:قُلْتُ لاٴبي عبد الله (ع):إنَّاإذا قدِمْنَا مَکَّة ذَهَبَ اٴَصْحَابُنَا يَطوفُونَ وَيَتْرُکُونِّي اٴَحْفَظُ مَتَاعَهُمْ قَالَ اٴَنْتَ اٴَعْظَمُهُمْ اٴَجْراً-[75]

اسماعیل خثعمی کھتے هیںمیں نے امام جعفر صادق(ع) سے عرض کیا:

”هم جب مکہ میں واردهوئے تو همارے ساتھی مجھے اپنے سامان کے پاس چھوڑ کر طواف کے لئے چلے گئے تاکہ میں ان کے سامان کی حفاظت کروں ،امام (ع)نے فرمایا: تمھارا ثواب ان سے زیادہ هے“۔

آب زمزم ہر درد کی دوا

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص:(

مَاءُ زَمْزَمَ دَوَاءٌ لِمَا شُرِبَ لَہُ۔[76]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"زمزم کا پانی ہر اس درد کی دوا ہے جس کی نیت سے وہ پیا جائے " ۔

زمین کا بہترین پانی

قَالَ اٴَمِیرُ المُوٴْمِنِینَ (ع:(

مَاءُ زَمْزَمَ خَیْرُ مَاءٍ عَلٰی وَجْہِ الْاٴَرْضِ۔[77]

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

"آب زمزم روئے زمین پر بہترین پانی ہے "۔

حجر اسماعیل

عَنْ اٴَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

الْحِجْرُ بَیْتُ إِسْمَاعِیلَ وَفِیہِ قَبْرُ ہَاجَرَ وَقَبْرُ إِسْمَاعِیلَ۔[78]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

"حجر ،جناب اسماعیل (ع) کاگھر ہے اور اس میں آپ (ع) کی اور آپ کی والدہ جناب ہاجرہ (ع)کی قبر ہے "۔

عن اٴبي عبد اللہ (ع)قال:

إن إسماعیل(ع) تُوُفّي وَھُوَ اِبنُ مائَة وَثَلاثِینَ سَنَة وَدُفِنَ بِالحِجْرِ مَعَ اٴُمِّہ۔[79]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

"جناب اسماعیل (ع)نے ایک سو تیس سال کے بعد وفات پائی اور اپنی والدہ کے ہمراہ حجر میں دفن کئے گئے "۔

حطیم

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں:میں نے حطیم کے بارے میں امام جعفرصادق ؑسے دریافت کیا:

فَقَالَ ہُوَ مَا بَیْنَ الْحَجَرِ الْاٴَسْوَدِ وَبَیْنَ الْبَابِ"۔

”آپ (ع) نے فرمایا :یہ حجر اسود اوردر کعبہ کے درمیان ھے” میں نے سوال کیا کہ اسے حطیم کیوں کہتے ھیں ؟

فَقَالَ لِأَ نَّ النَّاسَ یَحْطِمُ بَعْضُھُمْ بعْضاً ھُنَاکَ۔[80]

”فرمایا :اس لئے کہ لوگ اس جگہ ایک دوسرے کو (کثرت جمعیت کی وجہ سے (دباتے ھیں ”۔

ملتزم

قال رَسُول اللّہ (ص:(

بَیْنَ الرُّکْن وَالْمَقَامِ مُلْتَزَمٌ مٰایَدْعُوا بِہِ صٰاحِبُ عٰاھَۃٍ اِلاّ بَرِیٴَ۔(۲(

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”رکن حجر اسود اور مقام ابراھیم (ع) کے درمیان ملتزم ھے کوئی بھی بیماری اور مشکل میں مبتلا شخص وھاں دعا نھیں کرتا مگر یہ کہ اس کی حاجت پوریھوتی ھے ”۔

مستجار

قَالَ الصَّادِقُ(ع:(

بَنیٰ إِبْراہِیمُ الْبَیْتَ۔۔وَجَعَلَ لَہُ بَابَیْن بَابٌ إِلی الْمَشْرق وَ بَابٌ إِلی الْمَغْرِبِ،وَالْبَابُ الَّذِي إِلی الْمَغْرِبِ یُسَمَّی الْمُسْتَجَارَ۔[81]

امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:

”جنا ب ابراھیم خلیل ںنے کعبہ کی تعمیر فرمائی اور اس کے لئے دو دروازے بنائے،ایک در مشرق کی طرف ،اور ایک در مغرب کی طرف،جودر مغرب کی طرف ھے اسے مستجار کھتے ھیں’ ’۔

رکن یمانی

رَاٴَیْنٰاکَ تُکْثِرُ اِسْتِلاٰمَ الرُّکْنِ الْمَیٰانِیِّ فَقَالَ: مٰا اَتَیْتُ عَلَیْہِ قَطُّ اِلاّ وَجَبْرَئِیلُ قٰائِمٌ عِنْدَہُ یَسْتَغْفِرُ لِمَنْ اسْتَلَمَہُ۔[82]

عطا کھتے ھیں:

”لوگوں نے حضرت رسول خد ا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے کھا ھم بھت دیکھتے ھیں کہ آپ(ص)رکن یمانی کا بوسہ لے رھے ھیں فرمایا:میں ھر گز رکن یمانی کے پاس نھیں آیا مگر یہ کہ میں نے دیکھاکہ جبرئیل (ع)وھاں کھڑے ھیں اور جولوگ اسے چوم رھے ھیں ان کے لئے مغفرت کی دعا کر رھے ھیں ”۔

سعی کی جگہ

عَنْ أَبي بَصِیرٍ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّہِ (ع)یَقُولُ:

مَا مِنْ بُقْعَةٍ أَحَبَّ إِلَی اللّہِ مِنَ الْمَسْعَیٰ لِأَنَّہُ یُذِلُّ فِیھَا کُلَّ جَبَّارٍ۔[83]

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:‘‘کوئی بھی جگہ خدا وند عالم کے نزدیک سعی کی جگہ سے محبوب اور پسندیدہ نہیں ھے کیونکہ وھاں ھر جبار وستم گر ذلیل خوارھوتا ھے’’۔

مقبول شفاعت

قَالَ عَلِیُّبْنُ الْحُسَیْنِ (ع:(

السَّاعِي بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَشْفَعُ لَہُ

الْمَلاٰئِکَةُ فَتُشَفَّعُ فِیہِ بِالإِیجَابِ۔[84]

امام زین العابدین (ع)فرماتے ھیں:

”فرشتہ صفاو مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی(خدا سے) شفاعت طلب کرتے ھیں اور ان کی دعا قبولھوتی ھے ’ ’ ۔

ھرولہ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّہِ(ع) قَالَ:

صَارَ السَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِأَنَّ إِبْرَاہِیمَ عَرَضَ لَہُ إِبْلِیسُ فَأَمَرَہُ جَبْرَئِیلُ(ع)، فَشَدَّ عَلَیْہِ فَھَرَبَ مِنْہُ،فَجَرَتْ بِہِ السُّنَّةُ ۔ یعنی بِالْھَرْوَلَةِ[85]۔

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”صفاو مروہ کے درمیان سعی میں (ھرولہ)اس لئے ھے کہ ابلیس نے خود کو وھاں جناب ابراھیم (ع) پر ظاھر کیا اس وقت جبرئیل (ع)نے جناب ابراھیم (ع) کو شیطان پر حملہ کا حکم دیا آپ (ع) نے اس پر حملہ کیا تو وہ بھاگااس وجہ سے ھرولہ سنت بن گیا’’۔

صفا ومروہ کے درمیان بیٹھنا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّہِ (ع:(

لاٰ یَجْلِسُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلاَّ مَنْ جَھَدَ۔[86]

امام جعفرصادق(ع) نے فرمایا:

”صفاو مروہ کے درمیان نہ بیٹھے مگر وہ شخص جو تھک جائے ’ ’ ۔

اھل عرفات پر فخر

قال رسول اللہ (ص:(

”إنّ اللّہ عَزَّوَجَلَّ يُباهي مَلائِکَتَہُ عَشِيَّة عَرَفَة بِاَهْلِ عَرَفَة فَيَقُولُ:

اُنْظُرُوا اِلی عِبادي اَتَوْني شُعْثاً غُبْراً“-[87]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”بلا شبہ خدا وند عالم روز عرفہ کے عصر کے وقت اھل عرفات کے سلسلہ میں فرشوں سے فخر ومباھات کرتا ھے اور فرماتا ھے :میرے بندوں کو دیکھو جو پریشاں حال اور غبار آلود میرے پاس آئے ھیں“-

مشعر الحرام

قال رسول اللہ(ص): - وَھُوَ بِمنیٰ:-

”لَوْ يَعْلَمُ اَہْلُ الجَمْعَ بِمَنْ حَلُّوا اَوْبِمَنْ نَزَلُوا لاَ سْتَبْشَرُوا بالفَضْلِ مِنْ رَبِّهِمْ بَعْدَ المَغْفِرَةِ“-[88]

رسول خدا (ص)جب منیٰ میںتشریف فرماتھے آپ(ص) نے فرمایا: ”اگر اھل مشعر جان لیتے کہ کس کی بارگاہ میں آئے ھیں اور کس لئے آئے ھیں تو مغفرت اور بخشش کے بعد خدا کے فضل کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو بشارت دیتے “-

منیٰ

قال الصادق(ع:(

”إذا اَخَذَ النَّاسُ مَوَاطِنَهُمْ بِمِنًی،نَادَی مُنَادٍمِنْ قِبَلِ اللّہِ عَزَّوَجَلَّ:إنْ اَرَدْتُمْ اَنْ اَرْضَی فَقَدْ رَضِيتُ“-[89]

امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:

”جب لوگ منیٰ میں اپنی جگہ ٹھھر جاتے ھیں تو منادی

خداوند عالم کی جانب سے ندا دیتا ھے اگر تم یہ چاھتے تھے کہ میں تم سے راضیھو جاوٴں تو میں تم سے راضیھو گیا “-

شیطا ن کو کنکریاں مارنا

قالَ الصَّادِقُ(ع:(

”إنَّ عِلَّةَ رَمْيِ الْجَمَراتِ اَنَّ إبْراہِيم(ع) تَراء یٰ لَہُ إبْلِيسُ عِنْدھا فَاَمَرہُ جَبْرائِيلُ برَمْيِہ بِسَبع حَصَيات وَاَنْ يُکَبِّر مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ فَفَعَلَ وَجَرَتْ بِذلِکَ السُّنَّةِ“-[90]

امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:

”ان جمرات کوکنکریاں مارنے کی وجہ یہ ھے کہ ابلیس وھاں پر حضرت ابراھیم) ع) کے سامنے ظاھرھوا اس وقت جبرئیل (ع) نے جناب ابراھیم (ع) کو حکم دیا کے سات کنکریوں سے شیطا ن کو ماریں اور ھر کنکری پر تکبیر بھی کھیں جناب ابراھیم (ع) نے ایسا ھی کیا اور اس کے بعد سے یہ سنت بن گئی“۔

قربانی

عن أبی جعفر (ع)قال: قالَ رَسُولُ اللّہِ (ص:(

إِنَّمَا جَعَلَ اللّہُ ہَذَا الْاٴَضْحَی لِتَشْبَعَ مَسَاکِینُہُمْ مِنَ اللَّحْمِ فاٴَطْعِمُوہُمْ“۔[91]

امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں:

”کہ رسو ل خدا (ص)نے فرمایا :خدا وند عالم نے اس قربانی کو واجب قرار دیا ھے تاکہ بے نوا اور مسکین لوگ گوشت سے استفادہ کریں اور سیرھوں پس انھیں کھلاوٴ “۔

مغفرت طلب کرنا

قال الصادق(ع:(

”اِسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّہِ لِلْمُحَلِّقِینَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ“۔[92]

امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:

”کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے منیٰ میں سر مڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ استغفار کیا (اور خدا سے ان کے لئے بخشش طلب کی)ھے“۔

حج کے اسرار

عالم جلیل سید عبد اللہ مرحوم محدث جزائری کے پوتوں سے نقل کرتےھوئے کتاب شرح نخبہ میں تحریر کرتے ھیں :

متعدد ما خذ میں جن پر میری تائید ھے بعض بزرگوں کی تحریر میں یہ حدیث مرسل اس طرح نقلھوئی ھے کہ شبلی حج انجام دینے کے بعد امام زین العابدین ں کی زیارت کو آئے تو حضرت (ع) نے ان سے فرمایا:

حَجَجْتَ یَا شَبْلِیُّ؟

قالَ:نَعَمْ یَا ابْنَ رَسُولِ اللّہِ فقالَ(ع):اٴَنَزَلْتَ المِیقاتَ وَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِیطِ الثِّیَابِ وَاغْتَسَلْتَ؟ قالَ:نَعَمْ،

قالَ:فَحِینَ نَزَلْتَ الْمِیقاتَ نَوَیْتَ اٴَنَّکَ خَلَعْتَ ثَوْبَ الْمَعْصِیَةِ وَلَبِسْتَ ثَوْبَ الطَّاعَةِ؟ قالَ:لاٰ،

قالَ:فَحِینَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِیطِ ثِیَابِکَ نَوَیْتَ اٴَنَّکَ تَجَرَّدْتَ مِنَ الرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالدُّخُولِ فِي الشُّبُہَاتِ؟قالَ:لاٰ،

قالَ:فَحِینَ اغْتَسَلْتَ نَوَیْتَ اٴَنَّکَ اغْتَسَلْتَ مِنَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوبِ؟قالَ:لاٰ،

قالَ:فَمَا نَزَلْتَ المِیقاتَ وَلاٰ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِیطِ الثِّیَابِ وَلاٰ اغْتَسَلْتَ،

اے شبلی! کیا تم نے حج کر لیا؟عرض کیا ھاں اے فرزند رسول خدا !فرمایا:کیا تم میقات میں ٹھھرے اور اپنے سلےھوئے لباس کو جسم سے اتار کر غسل کیا؟ شبلی نے جواب دیا، ھاں۔امام نے پوچھا جب تم میقات میںداخلھوئے تو کیا یہ نیت کی کہ میں نے گناہ اور نافرمانی کا لباس اتار دیا ھے اور خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کا لباس پہن لیا ھے ؟

شبلی: نھیں۔امام نے پوچھا:جب تم نے اپنا سلاھوا لباس اتارا تو کیا یہ نیت کی تھی کہ خود کو ریا ،دوروئی اور شبہات وغیرہ سے دور کر رھےھو ؟شبلی نھیں:

امام (ع): غسل کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خود کو خطاوٴں اور گناھوں سے پاک کر رھےھو؟شبلی نھیں :

امام (ع):(پس در حقیقت تم) نہ میقات میں واردھوئے اور نہ تم نے سلاھوا لباس اتارا اور نہ غسل کیا ھے ”۔

ثُمَّ قَالَ:تَنَظَّفْتَ وَاٴحْرَمْتَ وَعَقَدْتَ بِالْحَجِّ، قَالَ:نعم۔قَالَ: فَحِینَ تَنَظَّفْتَ وَاٴحْرَمْتَ وَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَیْتَ اٴنَّکَ تَنَظَّفْتَ بِنُورَةِ التَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ لِلّٰہِ تَعَالیَ؟قَالَ لاٰ،قَالَ:فَحِینَ اٴحْرَمْتَ نَوَیْتَ اٴنَّکَ حَرَّمْتَ عَلَی نَفْسِکَ کُلَّ مُحَرَّمٍ حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ؟قَالَ:لاٰ،

قَالَ:فَحِینَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَیْتَ اٴنَّکَ قَدْ حَلَلْتَ کُلَّ عَقْدٍ لِغَیْرِ اللّٰہِ؟قَالَ:لاٰ،

قَالَ لَہُ(ع):مَا تَنَظَّفْتَ وَلاٰاٴحْرَمْتَ وَلاٰ عَقَدْتَ الْحَجَّ ،

”اس کے بعد امام(ع) اس سے پوچھتے ھیں، کیا تم نے خودکو پاک صاف کیا اور احرام پہنا اور حج کا عھد وپیمان کیا (یعنی حج کی نیت کی)شبلی: ھاں

امام (ع): کیا تم یہ نیت کی تھی کہ خود کو خالص توبہ کے نور ہ سے پاکیزہ کر رھےھو؟شبلی :نھیں

امام (ع):احرام باندھتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جو کچھ خدا نے تمھیں کرنے سے روکا ھے اسے اپنے آپ پر حرام سمجھو؟شبلی:نھیں۔ امام: حج کا عھد کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے ھر غیر الٰھی عھد وپیمان سے خودکو رھا کر لیا ھے؟ شبلی: نھیں۔

امام(ع) :پھرتم نے احرام نھیں باندھا پاکیزہ نھیںھوئے اور حج کی نیت نھیںکی ”۔

قَالَ لَہُ: اٴدَخَلْتَ المِیقَاتَ وَصَلَّیْتَ رَکْعَتَيِ الْإِحْرَامِ وَلَبَّیْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ،

قَالَ:فَحِینَ دَخَلْتَ المِیقَاتَ نَوَیْتَ اٴنَّکَ بِنِیَّةِ الزِّیَارَةِ؟قَالَ:لاٰ۔

قَالَ:فَحِینَ صَلَّیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ نَوَیْتَ اٴنَّکَ تَقَرَّبْتَ إلِی اللّٰہِ بِخَیْرِ الاٴعْمَالِ مِنَ الصَّلاٰةِ وَاٴکْبَرِ حَسَنَاتِ الْعِبَادِ؟ قَالَ:لاٰ،

قَالَ:فَحِینَ لَبَّیْتَ نَوَیْتَ اٴنَّکَ نَطَقْتَ لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ بِکُلِّ طَاعَةٍ وَصُمْتَ عَنْ کُلِّ مَعْصِیَةٍ؟ قَالَ:لاٰ ،

قَالَ لَہُ(ع): مَا دَخَلْتَ الْمِیقَاتَ وَلاٰ صَلَّیْتَ وَلاٰ لَبَّیْتَ،

”اس کے بعد امام (ع)نے پوچھا :کیا تم میقات میں داخلھوئے اور دو رکعت نماز احرام ادا کی اور لبیک کھی ؟شبلی:ھاں۔

امام (ع):میقات میں داخلھوتے وقت کیا تم نے زیارت کی نیت کی؟ شبلی :نھیں۔

امام (ع):کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم بھترین اعمال اور بندوں کے بھترین حسنات یعنی نماز کے ذریعہ خدا سے قریبھو رھےھو؟شبلی: نھیں۔

امام (ع):پس لبیک کھتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خدا کی خالص فرمانبر داری کی بات کر رھےھواور ھر معصیت سے خاموشی اختیار کر رھےھو؟شبلی :نھیں ۔

امام (ع)نے فرمایا:پھر نہ تم میقات میں داخلھوئے نہ نماز پڑھی اور نہ لبیک کھی ”۔

ثُمَّ قَالَ لَہُ:اٴَدَخَلْتَ الْحَرَمَ وَرَاٴَیْتَ الْکَعْبَة وَصَلَّیْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ،

قَالَ :فَحِینَ دَخَلْتَ الْحَرَمَ نَوَیْتَ اٴَنَّکَ حَرَّمْتَ عَلَی نَفْسِکَ کُلَّ غَیْبَةٍ تَسْتَغِیبُھَا الْمُسْلِمِینَ مِنْ اٴَہْلِ مِلَّةِ الْإِسْلاٰمِ؟قَالَ:لاٰ۔

قَالَ فَحِینَ وَصَلْتَ مَکَّةَ نَوَیْتَ بِقَلْبِکَ اٴَنَّکَ قَصَدْتَ اللّٰہَ؟ قَالَ:لاٰ۔

قَالَ(ع):فَمَا دَخَلْتَ الْحَرَمَ وَلاٰ رَاٴَیْتَ الْکَعْبَةَوَلاٰ صَلَّیْتَ،

”امام (ع) نے پھر پوچھا :کیا تم حرم میں داخلھوئے، کعبہ کو دیکھا اور نماز ادا کی ؟شبلی :ھاں۔

امام(ع) :حرم میں داخلھوتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ اسلامی معاشرہ کے مسلمانوں کی غیبت کو اپنے اوپر حرام کرتےھو ؟ شبلی: نھیں۔

امام (ع):مکہ پہنچتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی کہ صرف خدا کو چاھتےھو ؟شبلی:نھیں۔

امام (ع):پھر نہ تم حرم میں واردھوئے اور نہ کعبہ کا دیدار کیا اور نہ نماز ادا کی ”۔

ثُمَّ قَالَ:طُفْتَ بِالْبَیْتِ وَمَسَسْتَ الْاٴَرْکَانَ وَسَعَیْتَ؟قَالَ:نَعَمْ۔

قَالَ(ع):فَحِینَ سَعَیْتَ نَوَیْتَ اٴَنَّکَ هَرَبْتَ إِلَی اللّٰہِ وَعَرَفَ مِنْکَ ذَلِکَ عَلاَّمُ الْغُیُوبِ؟قَالَ:لاٰ ۔

قَالَ فَمَا طُفْتَ بِالْبَیْتِ وَلاٰ مَسِسْتَ الْاٴَرْکَانَ وَلاٰ سَعَیْتَ۔

”پھر امام نے پوچھا :کیا تم نے خانہ خدا کا طواف کیا ارکان کو مس کیا اور سعی انجام دی ؟شبلی :ھاں۔

امام (ع):سعی کرتے وقت کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ شیطان اور اپنے نفس سے بھاگ کر خدا کی پناہ حاصل کرتےھواور وہ غیب سے سب سے زیادہ آگاہ ھے وہ اس بات کو جانتا ھے ؟ شبلی:نھیں۔

امام (ع):پھر نہ تم نے خانہ خدا کاطواف کیا نہ ارکان مس کئے اور نہ سعی کی،

ثُمَّ قَالَ لَہُ:صَافَحْتَ الْحَجَرَوَ وَقَفْتَ بِمَقَامِ إِبْرَاہِیمَ(ع) وَصَلَّیْتَ بِہِ رَکْعَتَیْنِ؟قَالَ:نَعَمْ فَصَاحَ(ع)صَیْحَةً کَادَ یُفَارِقُ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ:آہِ آہِ۔

ثُمَّ قَالَ(ع):مَنْ صَافَحَ الْحَجَرَ الْاٴَسْوَدَ فَقَدْ صَافَحَ اللّٰہَ تَعَالَی،فَانْظُرْ یَامِسْکِینُ لاٰ تُضَیِّعْ اٴَجْرَ مَا عَظُمَ حُرْمَتُہُ،وَتَنْقُضِ الْمُصَافَحَةَ بِالْمُخَالَفَةِ،وَقَبْضِ الْحَرَامِ نَظِیرَ اٴَہْلِ الْآثَامِ۔

ثُمَّ قَالَ(ع):نَوَیْتَ حِینَ وَقَفْتَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاہِیمَ(ع)اٴَنَّکَ وَقَفْتَ عَلَی کُلِّ طَاعَةٍ وَتَخَلَّفْتَ عَنْ کُلِّ مَعْصِیَةٍ؟قَالَ:لاٰ۔

قالَ:فَحِينَ صَلَّيْتَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ نَوَيْتَ اَنَّکَ صَلَّيْتَ بِصَلاةِ إِبْرَاہِيمَ(ع)،وَاَرْغَمْتَ بِصَلاتِکَ اَنْفَ الشَّيْطانِ؟قالَ:لا۔

قالَ لَہُ:فَمَا صَافَحْتَ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَلا وَقَفتَ عِنْدَ الْمَقَامِ وَلا صَلَّيْتَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ۔

’’امام(ع) نے دریافت فرمایا:کیا تم نے حج اسود سے مصافحہ کیا، مقام ابراھیم (ع) کے نزدیک کھڑےہوئے اوردو رکعت نماز ادا کی ؟شبلی: ھاں،

پس امام (ع):نے فریا د بلند کی ایسا لگتا تھا کہ آپ (ع) دنیا سے ھی کو چ کرجانے والے ھیں اس کے بعد فرمایا :آہ ،آہ....

پھر فرمایا :جو حجر اسود کو لمس کرے اس نے خدا سے مصافحہ کیا پس اے مسکین !دیکه اس عظیم حرمت وعزت کو ضائع نہ کر اور مصافحہ کو مخالفت اور گناہکاروں کے مانند حرام کاری کے ذریعہ نہ توڑ اس کے بعد پوچھا : جب تم مقام ابراھیم (ع)کے نزدیک گئے تو کیا تمھاری نیت یہ تھی کہ خدا کے تمام احکام وفرامین کی پابندی اور ھر معصیت ونافرمانی کی مخالفت کرو گے؟شبلی: نھیں

امام (ع):جب تم نے طواف کی دور کعت نماز ادا کی تو کیا یہ نیت تھی کہ تم نے جناب ابراھیم کے ھمراہ نماز پڑھی ھے اور شیطان کی ناک کو خاک پر رگڑدیاھے ؟شبلی:نھیں۔

امام(ع):پھر درحقیقت نہ تم نے حجر اسود کا مصافحہ کیا نہ مقام ابراھیم کے پاس کھڑےہوئے اور نہ وھاں دو رکعت نماز اداکی ۔

ثُمَّ قالَ(ع):لَہُ اَشْرَفْتَ عَلَى بِئْرِ زَمْزَمَ وَ شَرِبْتَ مِنْ مَائِهَا؟ قالَ:نَعَمْ۔

قالَ نَوَيْتَ اَنَّکَ اَشْرَفْتَ عَلَى الطَّاعَةِ، وَغَضَضْتَ طَرْفَکَ عَنِ الْمَعْصِيَةِقالَ:لا۔

قالَ(ع):فَمَا اَشْرَفْتَ عَلَيْهَا وَلا شَرِبْتَ مِنْ مَائِهَا۔

پھرامام(ع) نے پوچھا :کیا تم چاہ زمزم پر گئے اور اس کا پانی پیا؟ شبلی :ھاں

امام (ع)نے فرمایا :کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے خدا کی فرماں برداری حاصل کر لی اور اس کے گناہوں اور معصیت سے آنکھیں بند کر لی ھیں؟شبلی:نھیں

امام (ع)نے فرمایا :پھر درحقیقت نہ تم چاہ زمزم پر گئے اور نہ اس کا پانی پیا ھے ‘‘۔

ثُمَّ قالَ لَہُ(ع):اَسَعَيْتَ بَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ وَمَشَيْتَ وَتَرَدَّدْتَ بَيْنَہُمَا؟قالَ:نَعَمْ۔

قالَ لَہُ:نَوَيْتَ اَنَّکَ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ؟ قالَ:لا۔

قالَ:فَمَاسَعَيْتَ وَلامَشَيْتَ وَلاتَرَدَّدْتَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ ثُمَّ قالَ:اَخَرَجْتَ إِلٰى مِنىٰ؟ قالَ :نَعَمْ،قالَ: نَوَيْتَ اَنَّکَ آمَنْتَ النَّاسَ مِنْ لِسَانِکَ وَقَلْبِکَ وَيَدِکَ؟قالَ:لا،قالَ:فَمَا خَرَجْتَ إِلٰى مِنًى۔

ثُمَّ قالَ:لَہُ اَوَقَفْتَ الْوَقْفَةَ بِعَرَفَةَ،وَطَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ، وَعَرَفْتَ وَادِيَ نَمِرَةَ،وَدَعَوْتَ اللّٰہَ سُبْحَانَہُ عِنْدَالْمِيْلِ وَالْجَمَرَاتِ؟قالَ:نَعَمْ،قالَ:هَلْ عَرَفْتَ بِمَوْقِفِکَ بِعَرَفَةَمَعْرِفَةَ اللّٰہِ سُبْحَانَہُ اَمْرَ الْمَعَارِفِ وَالْعُلُومِ وَعَرَفْتَ قَبْضَ اللّٰہِ عَلٰى صَحِيفَتِکَ وَ اطِّلاعَہُ عَلٰى سَرِيرَتِکَ وَقَلْبِکَ؟قالَ:لا،قالَ نَوَيْتَ بِطُلُوعِکَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ اَنَّ اللّٰہَ يَرْحَمُ كُلَّ مُوٴمِنٍ وَ مُوٴمِنَةٍ وَيَتَوَلّٰى كُلَّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ؟ قالَ: لا، قالَ: فَنَوَيْتَ عِنْدَ نَمِرَةَ اَنَّکَ لا تَاٴْمُرُ حَتّٰى تَاٴْتَمِرَ،وَلا تَزْجُرُ حَتّٰى تَنْزَجِرَ؟

قَالَ: لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَمَا وَقَفْتَ عِنْدَ الْعَلَمِ وَالنَّمِرَاتِ، نَوَيْتَ اُنَّهَا شَاهِدَةٌ لَکَ عَلَى الطَّاعَاتِ حَافِظَةٌ لَکَ مَعَ الْحَفَظَةِبِاُمْرِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا وَقَفْتَ بِعَرَفَة،وَلاٰ طَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ،وَلاٰ عَرَفْتَ نَمِرَةَ، وَلاٰدَعَوْتَ، وَلاٰ وَقَفْتَ عِنْدَ النَّمِرَاتِ۔

’’پھرامام (ع) نے کیا تم نے دریافت کیا، صفاو مروه کے درمیان سعی انجام دی اور پید ل ان دو پھاڑوں کے درمیان راه طے کی ھے ؟ شبلی :ھاں

امام (ع): کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خوف ورجاء کے درمیان راه طے کر رھےھو؟شبلی:نہیں

امام (ع):پس تم نے صفاو مروه کے درمیان سعی نہیں کی پھر فرمایا کیا تم منیٰ کی طرف گئے ؟شبلی:ھاں

امام (ع):کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان اپنے دل اور اپنے ھاتھوں سے امان میں رکھو؟شبلی :نہیں

امام (ع):پھر تم منیٰ نہیں گئےھو۔ اس کے بعد پوچھا :کیا تم نے عرفات میں وقوف کیا اور جبل رحمت کے اوپر گئے اور وادی نمره کو پہچانااور جمرات کے کنارے خدا سے دعاکی ؟شبلی:ھاں

امام (ع)نے فرمایا:آیا عرفات میں وقوف کے وقت تمھیں معارف و علوم کے ذریعہ اللہ کی معرفتھوئی اور کیا تم نے جانا کہ اللہ تمھارے نامۂ عمل کولے گا اور وه تمھاری فکر و خیال سے آگاھی رکھتا ھے ؟شبلی:نہیں

امام :کیا جبل رحمت کے اوپر جاتے وقت تمھاری یہ نیت تھی کہ خداوند عالم ھر با ایمان مرد وزن پر رحمت نازل کرتا ھے اور ھر مسلمان مردوزن کی سرپرستی کرتا ھے ؟شبلی:نہیں

امام :آیا وادی نمره میں تم نے یہ خیال کیا کہ کوئی حکم نہ دو جب تک خود فرمانبردار نہھوجاوٴاور نھی نہ کرو جب تک خود کو نہ روکو؟ شبلی:نہیں

جب تم نشان اور نمره کے نزدیک ٹھھرے تو کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ وه تمھاری عبادات اور طاعت پر گوا ہھوں اور خداوندعالم کے نگھبانوں کے همراه اس کے حکم سے تیری حفاظت کریں؟ شبلی:نہیں

حضرت نے فرمایا:پھر نہ تم عرفات میں ٹھھرے نہ جبل رحمت کے اوپر گئے نہ نمره کو پہچانا نہ دعا کی اور نہ نمره کے نزدیک وقوف کیاھے۔

ثُمَّ قَالَ:مَرَرْتَ بَيْنَ الْعَلَمَيْنِ،وَصَلَّيْتَ قَبْلَ مُرُورِکَ رَکْعَتَيْنِ،وَمَشَيْتَ بِمُزْدَلِفَة، وَلَ قَطْتَ فِيهَا الْحَصَى،وَمَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ :فَحِينَ صَلَّيْتَ رَکْعَتَيْنِ،نَوَيْتَ اُنَّهَا صَلاةُ شُكْرٍ فِي لَيْلَةِ عَشْرٍ،تَنْفِی كُلَّ عُسْرٍ، وَتُيَسِّرُ كُلَّ يُسْرٍ؟ قَالَ :لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَامَشَيْتَ بَيْنَ الْعَلَمَيْنِ،وَلَمْ تَعْدِلْ عَنْهُمَا يَمِيناً وَشِمَالاً،نَوَيْتَ اُنْ لاٰ تَعْدِلَ عَنْ دِينِ الْحَقِّ يَمِيناً وَشِمَالاً،لاٰ بِقَلْبِکَ،وَلاٰ بِلِسَانِکَ،وَلاٰبِجَوَارِحِکَ، قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَ مَا مَشَيْتَ بِمُزْدَلِفَة وَلَقَطْتَ مِنْهَا الْحَصَى،نَوَيْتَ اُنَّکَ رَفَعْتَ عَنْکَ كُلَّ مَعْصِيَةٍ،وَ جَهْلٍ،وَثَبَّتَّ كُلَّ عِلْمٍ وَعَمَلٍ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ،نَوَيْتَ اُنَّکَ اُشْعَرْتَ قَلْبَکَ إِشْعَارَ اُہْلِ التَّقْوىٰ وَالْخَوْفَ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا مَرَرْتَ بِالْعَلَمَيْنِ،وَلاٰ صَلَّيْتَ رَکْعَتَيْنِ،وَلاٰ مَشَيْتَ بِالْمُزْدَلِفَةِ،وَلاٰ رَفَعْتَ مِنْهَا الْحَصَى،وَلاٰ مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔

پھرامام نے پوچھا کہ کیا تم دونشانوں کے درمیان سے گذرے اور وھاں سے گذرنے سے پھلے دورکعت نماز اداکی اور پیدل مذدلفہ گئے اور وھاں کنکریاں چنیں اور مشعر الحرام سے گذرے؟شبلی:ھاں

امام نے فرمایا:جب دورکعت نماز اداکی تو کیا یہ نیت کی تھی کہ یہ نماز شب دھم کی نماز شکر ھے جو ھر سختی کو دور اور کاموں کو آسان کرتی ھے ؟ شبلی:نہیں

امام :جب تم دو نشانوں کے درمیان سے گذرے اور دائیں اور بائیں منحرف نہیں‌ہوئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ دین حق سے دائیں اور بائیں نہ دل سے نہ زبان سے اور نہ اپنے اعضاء بدن سے منحرف نہیں‌ہوئے ہو ؟شبلی:نہیں

امام :جب تم مذدلفہ گئے اور وھاں سنگریزے جمع کئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ ہر گناہ اور جہالت کو خود سے دور کیاھے اور ہر علم و نیک عمل کو اپنے آپ میں پائےدار کیا ھے؟شبلی:نہیں

امام :جب تم مشعر الحرام سے گذرے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ اپنے دل کو اھل خدا کے تصور اور خدا کے خوف سے آراستہ کرو؟شبلی:نہیں

امام :پھر نہ تم دو پہاڑوں کے درمیان سے گذرےھو، نہ دورکعت نماز ادا کی ھے ،نہ مذدلفہ گئےھو ،نہ سنگریزے چنے ھیں‌اور نہ مشعر الحرام سے گذرےھو"۔

ثُمَّ قَالَ لَہُ:وَصلّتَ مِنٰی،وَرَمَیْتَ الجَمْرَةَ، وَحَلَقْتَ رَاٴسَکَ، وَذَبَحْتَ هَدْیَکَ،وَصلَّیْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَیْفِ،وَرَجَعْتَ إِلٰی مَکَّةَ،وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِفَاضَةِ؟قَالَ:نَعَمْ،قَالَ:فَنَوَیْتَ عِنْدَ مَا وصلْتَ مِنًی وَرَمَیْتَ الْجِمارَ،اٴنَّکَ بَلَغْتَ إِلٰی مَطْلَبِکَ،وَقَدْ قَضٰی رَبُّکَ لَکَ کُلَّ حَاجَتِکَ؟قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَ مَا رَمَیْتَ الْجِمارَنَوَیْتَ اٴنَّکَ رَمَیْتَ عَدُوَّکَ إِبْلِیسَ وَغَضِبْتَہُ بِتَمَامِ حَجِّکَ النَّفِیسِ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا حَلَقْتَ رَاٴسَکَ نَوَیْتَ اٴنَّکَ تَطَهَّرْتَ مِنَ الْاٴدْنَاسِ، وَمِنْ تَبِعَةِ بَنْی آدَمَ،وَخَرَجْتَ مِنَ الذُّنُوبِ کَمَا وَلَدَتْکَ اٴُمُّکَ؟ قَالَ: لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا صَلَّیْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَیْفِ نَوَیْتَ اٴنَّکَ لاٰ تَخَافُ إِلاَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَذَنْبَکَ،وَلاٰ تَرْجُو إِلاَّ رَحْمَةَ اللّٰہِ تَعَالیَ؟ قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا ذَبَحْتَ هَدْیَکَ نَوَیْتَ اٴنَّکَ ذَبَحْتَ حَنْجَرَةَ الطَّمَعِ بِمَا تَمَسَّکْتَ بِہِ مِنْ حَقِیقَةِالْوَرَعِ،وَاٴنَّکَ اتَّبَعْتَ سُنَّةَ إِبرَاہِیمَ بِذَبْحِ وَلَدِہِ،وَثَمَرَةِ فُوٴَادِہِ وَرَیْحَانِ قَلْبِہِ،وَحَاجَّہُ سُنَّتُہُ لِمَنْ بَعْدَہُ، وَقَرَّبَہُ إِلٰی اللّٰہِ تَعَالٰی؟لِمَنْ خَلْفَہُ قَالَ:لاٰ، قَالَ: فَعِنْدَمَا رَجَعْتَ إِلٰی مَکَّةَ وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِ فَاضَةِ نَوَیْتَ اٴنَّکَ اٴفِضْتَ مِنْ رَحْمَةِاللّٰہِ تَعَالٰی،وَرَجَعْتَ إِلٰی طَاعَتِہِ وَتَمَسَّکْتَ بِوُدِّہِ وَاٴدَّیْتَ فَرَائِضہ،وَتَقَرَّبْتَ إِلٰی اللّٰہِ تَعَالٰی؟قَالَ:لاٰ،قَالَ: لَہُ زَیْنُ العابدین(ع) فَمَا وَصلْتَ مِنًی وَلاٰرَمَیْتَ الْجِمارَ،وَلاٰحَلَقْتَ رَاٴسَکَ، وَلاٰ اٴدَّیْتَ نُسُکَکَ،وَلاٰ صَلَّیْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَیْفِ، وَلاٰ طُفْتَ طَوَافَ الْإِ فَاضَةِ،وَلاٰ تَقَرَّبْتَ۔اْرجِعْ فَإِنَّکَ لَمْ تَحُجَّ۔

"پھر امام (ع)نے پوچھا کیا تم منیٰ پہنچے اور جمرہ کو کنکریاں ماری ،سر کے بال اتارے،اور اپنی قربانی انجام دی؟ نیز مسجد خیف میں نماز ادا کی ، اور مکہ واپس آکر "طواف افاضہ انجام دیا "؟شبلی:ھاں

امام (ع)نے فرمایا:جب تم منیٰ پہنچے اور رمی جمرات انجام دی تو کیا یہ محسوس کیا کہ تمھاری تمنا پوریھو گئی اور خدا وند عالم نے تمھاری تمام حاجتیں پوری کردیں ؟شبلی:نہیں

امام (ع):جب جمرات کو کنکریاں ماریں تو کیا یہ نیت تھی کہ اپنے دشمن ابلیس کو کنکری مارر ھےھواور اپنے قیمتی حج کو مکمل کرنے کے ساتھ تم نے اسے غضب ناک کر دیا ھے؟شبلی:نہیں

امام(ع):جب تم نے اپنے سر کے بال اتارے توکیایہ نیت کی تھی کہ بنی آدم کے گناہوں اور آلودگیوں سے پاکھو گئے اور اپنے گناہوں سے یوں‌باھر آگئے جیسے تمھیں تمھاری ماں نے ابھی پیدا کیا ھے؟ شبلی:نہیں

امام (ع):جب تم نے مسجد خیف میں نماز ادا کی تو کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ خدا ئے متعال اور گناہوں کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ڈرتے اور خدا کی رحمت کے علاوہ کسی اور سے امیدوار نہیں‌ھو؟شبلی:نہیں

امام(ع):جب تم نے اپنی قربانی کو ذبح کیا تو کیا یہ نیت تھی کہ حقیقی تقویٰ وپرھیز گاری کے ذریعہ تم نے اپنی لالچ کا گلا کاٹ دیا ھے اور جناب ابراھیم (ع)کہ جنھوں نے اپنے میوہٴ دل اور لخت جگر بیٹے کو قربان گاہ میں لا کر خدا سے قرب حاصل کرنے کا ایک وسیلہ اپنے بعد کی نسلوں کے لئے سنت کے طور پر قائم کیا تھا،ان کی پیروی کر رھےھو؟ شبلی: نہیں

امام(ع) :جب تم مکہ واپسھوئے اور "طواف افاضہ" انجام دیاتو کیا یہ نیت کی تھی کہ خدا کی رحمت سے کوچ کر کے اس کی اطاعت کی طرف پلٹ رھےھو،اس کی محبت حاصل کر لی ھے الٰھی واجبات ادا کئے ھیں اور خدا سے نزدیکھو گئےھو؟ شبلی: نھیں

امام :پھر نہ تم منیٰ پھنچے ،نہ شیطانوں کوسنگریزے مارے ھیں،نہ اپنے سر کے بال اتارے ھیں،نہ اپنے حج کے اعمال انجام دیئے ھیں،نہ مسجد خیف میںنماز ادا کی ھے،نہ طواف بجا لائےھواور نہ خدا کے قرب میں پھنچےھوواپس جاوٴ کہ تم نے حج انجام نھیں دیا ھے ۔

فَطَفِقَ الشِّبْلِيُّ يَبْکِي عَلَى مَافَرَّطَہُ فِي حَجِّہِ،وَمَا زَالَ يَتَعَلَّمُ حَتَّى حَجَّ مِنْ قَابِلٍ بِمَعْرِفَةٍ وَيَقِينٍ۔[93]

"جنا ب شبلی اس با ت پر بُری طرح رونے لگے کہ جیسا حج کرناچاہئے تھا انجام نھیں دیا اور مناسک حج آگاھی کے ساتہ ادا نھیں کئے آپ اپنی حالت پر شدت سے غم زدہ تھے اور اس کے بعد سے حج کے اسرار ومعارف یاد کرنے میں مشغولھو ئے تاکہ اگلے سال پوری شناخت اور یقین کے ساتہ حج بجالائےں" ۔

ختم قرآن

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ(ع:(

تَسْبِيحَة بِمَکَّة اٴفْضَلُ مِنْ خَرَاجِ العِرَاقَيْنِ يُنْفَقُ فِي سَبِيلِ اللّٰہِ، وَقَالَ:مَنْ خَتَمَ القُرْآنَ بِمَکَّة لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرىٰ رَسُولَ اللّٰہِ وَيَرىٰ مَنْزِلَہُ فِي الجَنَّةِ۔[94]

امام زین العابدین (ع):نے فرمایا:

"مکہ میں سبحان اللہ کھنے کا ثواب عراق اور شام کے مالیات کو خدا کی راہ میں انفاق کرنے سے بھتر ھے، نیز فرمایا:جو شخص مکہ میں ایک قرآن ختم کرے وہ اپنی موت سے پھلے حضرت رسول خدا (ص)کی زیارت کر لیتا ھے اور جنت میں اپنی جگہ کا مشاھدہ کر لیتا ھے"

کعبہ سے وداع

عَنْ اٴبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

إذَا اٴرَدْتَ اٴنْ تَخْرُجَ مِنْ مَکَّة وَتَاٴ تِيَ اٴ هْلَکَ فَوَدِّعِ البَيْتَ وَطُفْ بِالبَيْتِ اٴسْبُوعاً۔[95]

معاویہ ابن عمار کھتے ھیں۔کہ امام جعفر صادق ں نے فرمایا :

"جب تم مکہ سے نکل کر اپنے گھر والوں کی طرف واپس آنا چاہوتو کعبہ سے وداع کرو اور سات مرتبہ اس کے گرد طواف کرو"۔

قبولیت کی نشانی

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص:(

آيَةُ قَبُولِ الحَجِّ تَرْکُ مَا کَانَ عَلَيْہِ العَبْدُ مُقِيماً مِنَ الذُّنُوبِ۔[96]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

’’حج کے قبولیت کی نشانی یہ ھے کہ جو گناہ بندہ پھلے انجام دیتا تھا اسے ترک کردے ‘‘۔

حج کی نورانیت

عَنْ اٴَبي عَبْدِ اللّٰہِ(ع)قَالَ:

الحَاجُّ لا یَزَالُ عَلَیْہِ نُورُ الحَجِّ مَا لَمْ یُلِمَّ بِذَنْبٍ۔[97]

امام جعفرصادق (ع)فرمایا:

’’حج کرنے والا جب تک اپنے آپ کو گناہ سے آلودہ نہ کرے ، حج کا نورھمیشہ اس کے ساتہ رھتاھے‘‘۔

دوبارہ آنے کی نیت

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):

مَنْ اٴَرَادَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةَ فَلْیَوٴُمَّ ھَذَا البَیْتَ،وَ مَنْ رَجَعَ مِنْ مَکَّةَ وَھُوَ یَنْوِي الحَجَّ مِنْ قَابِلٍ زِیدَ فِي عُمُرِہِ۔[98]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

’’جو شخص دنیا وآخرت چاھتا ھے وہ اس گھر کی طرف آنے کا قصد کرے اور جو شخص مکہ سے واپسھو اوریہ نیت رکھے کہ اگلے سال بھی حج سے مشرفھوگا تو اس کی عمر میںاضافہھوتا ھے ‘ ‘ ۔

حج کی تکمیل

قَالَ الصادِقُ(ع):

’’اِذاحَجَّ اَحَدُکُمْ فَلْیَخْتِمْ حَجَّہُ بِزِیارَتِنَا لِاٴ نَّ ذٰلِکَ مِنْ تَمامِ الحَجِّ‘‘۔[99]

امام جعفر صادق (ع) اسماعیل ابن مھران سے فرماتے ھیں:

’’جب بھی تم میں سے کوئی شخص حج انجام دے اسے چاہئے کہ اپنے حج کو ھماری زیارت پر تمام کرے کیونکہ یہ حج کے کاملھونے کی شرطوں میں سے ھے‘‘۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتی کَانَ کَمَنْ زَارَنی في حَیَاتِی۔[100]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جس نے حج کیا اور میری موت کے بعد میری زیارت کی وہ اس شخص کے مانند ھے جس نے میری زندگی میں میر ی زیارت کی ھے"۔

پیغمبر (ص)کے ساتہ حج

"عَنْ أَبي عَبْدِ اللّٰہِ(ع) قالَ:

إِنَّ زِیٰارَۃَ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تَعْدِلُ حَجَّۃً مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ مَبْرُورَۃً۔[101]

امام محمد باقر(ع) فرماتے ھیں:

"بلا شبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے قبر کی زیارت (کاثواب (آنحضرت(ص) کے ساتہ کئے جانے والے ایک مقبول حج کے برابر ھے "۔

عاشقانہ زیارت

قالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص:(

مَنْ جٰاءَ نی زٰائِراً لایَعْمَلُہُ حاجَۃً اِلاّٰ زِیٰارَتی، کٰانَ حَقّاً عَلَیَّ اَنْ اَکُونَ لَہُ شَفیعاً یَوْمَ الْقِیٰامَۃِ۔[102]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جو شخص میری زیارت کو آئے اور میری زیارت کے علاوہ کوئی اور کا م نہ کرے تو مجہ پر یہ حق ھے کہ میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں" ۔

فرشتو(ع) کی ماموریت

قالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص:(

خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لِیْ مَلَکَیْنِ یَرُدّٰانِ السَّلاٰمَ عَلی مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ مِنْ شَرْقِ البِلاٰدِ وَغَرْبِھٰا،اِلاّٰ مَنْ سَلَّمَ:

عَلَیَّ فی دٰاری فَاِنّی اَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلاٰمَ بِنَفْسی۔[103]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"خدا وند عالم نے میرے لئے دو فرشتے خلق فرمائے ھیں کہ جو شخص بھی مشرق ومغرب میں مجھے سلام کرتا ھے اور مجہ پر درود بھیجتا ھے وہ اس کا جواب دیتے ھیں مگر جو شخص میرے گھر آتا ھے اور مجھے سلام کرتا ھے تو میں خودا س کے سلام کا جواب دیتاھو ں"۔

مسجد النبی میں نماز

قالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص:(

صَلاٰۃٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہِ عَشَرَۃَ آلاٰ فِ صَلاٰۃٍ فِیغَیْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِإِلاّٰ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ الصَّلاٰۃَ فِیهِ تَعْدِلُ مِائَۃَ أَلْفِ صَلاٰۃٍ۔[104]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں میں پڑھی جانے والی دس ہزار نمازوں کے برابر ھے سوائے مسجد الحرام کے کہ

اس میں پڑھی جانے والے نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ھے “۔

جنت کا باغ

قَالَ رَسُولُ اللّہِ (ص:(

مَا بَیْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ،وَمِنْبَرِي عَلَی تُرْعَۃٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ ۔[105]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ھے اور میرا منبر جنت کے دریچوں میں سے ایک دریچہ کے اوپر ھے “۔

حضرت فاطمہ (ع)پرسلام

یزید ابن عبد الملک نے اپنے باپ سے سنا کہ اس کے دادا کھتے تھے کہ میں حضرت فاطمہ زھرا (ع) کی خدمت میں حاضر ھواآپ (ع)نے مجھے سلام کیا اور اس کے بعد دریافت کیاکہ تم کس لئے یھاں آئےھو؟میں نے عرض کی،برکت کی درخواست کرنے ۔

قَالَتْ:اٴَخْبَرَنِي اٴَبِي وَھُوَ ذَا ھُوَ اٴَنَّہُ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلَيَّ ثَلاثَۃَ اٴَیَّامٍ اٴَوْجَبَ اللّہُ لَہُ الْجَنَّۃَ۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا نے فرمایا:

”میرے بابا نے مجھے خبر دی ھے کہ :جوشخص ان(ص)پر اور مجہ پرتین روز سلام کرے خدا وند عالم اس پر جنت واجب کردیتا ھے “۔

قُلتُ لَھَا:فِي حَیَاتِہِ وَحَیَاتِکِ قَالَتْ نَعَمْ وَ بَعْدَ مَوْتِنَا۔[106]

”میں نے حضرت (ع)سے پوچھا :ان کی اورآپ (ع) کی حیات میں ؟ فرمایا: ھاں اور ھماری موت کے بعد بھی “۔

ائمہ (ع)پر سلام

قَالَ اٴَبُو جَعْفَرٍ(ع)،وَنَظَرَ النَّاسَ فِي الطَّوَافِ قَالَ:

اٴُمِرُوا اٴَنْ یَطُوفُوا بِھَذَا ثُمَّ یَاٴْتُونَافَیُعَرِّفُونَا مَوَدَّتَھُمْ ثُمَّ یَعْرِضُوا عَلَیْنَا نَصْرَھُمْ“۔[107]

امام محمد باقر (ع) نے،اس وقت جب کہ آپ لوگوں کوطواف کرتےہوئے دیکھ رہے تھے فرمایا:

’’ان کو حکم دیا گیا ھے کہ یہاں (کعبہ کے گرد)طواف کریں اور اس کے بعد ھمارے پاس آئیں اور اپنی دوستی اور محبت و نصرت ومدد کا ھم سے اظہارکریں اوراسے ھمارے سامنے پیش کریں ’’۔

شہیدوں پر سلام

عَنْ اٴبي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

إنَّ فاطِمَۃَ علیہا السلام کَانَتْ تَاٴْتِي قُبُورَ الشُّہَدَاءِ فِي کُلِّ غَدَاۃِ سَبْتٍ فَتَاٴْتِي قَبْرَ حَمْزَۃَ وَ تَتَرَحَّمُ عَلَیْہِ وَتَسْتَغْفِرُ لَہُ۔[108]

امام جعفرصادق (ع)نے فرمایا:

’’حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا:ہر سنیچر کی صبح کوشہیدا کی قبروں پر آتیں پھر جناب حمزہ کی قبر پر آتی تھیں اور ان کے لئے رحمت وبخشش کی دعا کر تی تھیں ’’ ۔

ائمہ (ع)کی زیارت

قال الرضا(ع:(

إنَّ لِکُلِّ اِمامٍ عَہْداً في عُنُقِ اَوْلِیائِہِ وَشیعَتِہِ

وَاِنَّ مِنْ تَمامِ الوَفاءِ بالعَہْدِ وَحُسْنِ الاٴدءِ زِیارَۃُ قُبُورِھِمْ فَمَنْ زارَھُم رَغْبَۃً في زِیارَتِھِمْ وَ تَصْدیقاً بِما رَغبوا فیہِ کانَ اٴئِمَّتُھُم شُفَعائَھُمْ یَوْمَ القِیامَۃِ۔[109]

امام علی رضا (ع) نے فرمایا:

’’ہر امام (ع)کاعھدان کے دوستوں اور چاہنے والوں کی گردن پر ھے کہ اس عھد کی مکمل وفا ان کی قبروں کی زیارت ھے پس جو شخص عشق و محبت کے ساتھ اور اس کی تصدیق کے ساتھ جس کی طرف وہ رغبت کرتے ھیں ان کی قبروں کی زیارت کرے تو ان کے ائمہ (ع)بھی قیامت میں اپنے ان زائروں کی شفاعت کریں گے’’۔

مسجد قبا میں نماز

قالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم:

الصَّلاۃُ فی مَسْجِدِ قُباٴَ کَعُمْرَۃٍ۔[110]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

’’مسجد قبامیں نماز پڑھنا ایک عمرہ انجام دینے کے مانند ھے’’۔

دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے سلو ک

زَیْدٌ الشَّحَّامُ عَنِ الصَّادِقِ(ع)،أنَّہُ قالَ:"یَا زَیْدُ خَالِقُوا النَّاسَ بأَخْلاَقِهِمْ صَلُّوافِي مَسَاجِدِ هِمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَ هُمْ وَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَکُونُوا الأَ ئِمَّةَ وَالمُوَٴذِّنِینَ فَافْعَلُوا فَإِنَّکُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ قَالُوا هٰوٴُلاءِ الْجَعْفَرِیَّةُ رَحِمَ اللّٰہُ جَعْفَراً مَا کَانَ أَحْسَنَ مَا یُوٴَدِّبُ أَصْحَابَہُ وَإِذَا تَرَکْتُمْ ذٰلِکَ قَالُوا هٰوٴُلاءِ الْجَعْفَرِیَّةُ فَعَلَ اللّٰہُ بِجَعْفَرٍ مَاکَانَ أَسْوَأَ مَایُوٴَدِّبُ أَصْحَابَہُ۔[111]

"امام جعفر صادق (ع)نے زید شحّام سے فرمایا :اے زید!خود کو لوگوں کے اخلاق سے ہماہنگ کرو ،ان کے ساتہ اچھا سلوک کرو،ان کی مسجد وں میں نماز اداکرو،ان کے بیماروں کی عیا دت کرو،ان کے جنازوں کی تشییع میں حاضر ہو،اور اگربن سکو تو ان کے امام جماعت یا موذن بنو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ لوگ یہ کہیں گے کہ یہ لوگ جعفری(حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام کی پیروی کرنے والے)ہیں خدا وند عالم جعفر (رہ) پر رحمت نازل فرمائے اس نے ان لوگوں کی کیا اچھی تربیت کی ہے اور اگر ایسا نہ کروگے تو وہ لوگ کہیں گے کہ یہ جعفری ہیں ،خداوند عالم جعفر (رہ)کے ساتہ ایسا ویسا کرے اس نے اپنے ماننے والوں کی کیا بُری تربیت کی ہے!!"۔

حاجیوں کا استقبال

عَنْ أَبي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

"کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ(ع) یَقُولُ:یَا مَعْشَرَ مَنْ لَمْ یَحُجَّ اسْتَبْشِرُوا بِالْحَاجِّ وَصَافِحُوهُمْ وَ عَظِّمُوهُمْ فَإِنَّ ذٰلِکَ یَجِبُ عَلَیْکُمْ تُشَارِکُو ہُمْ فِي الأَجْرِ"۔[112]

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

"حضرت علی بن الحسین علیہما السلام ہمیشہ فرماتے تھے اے لوگو!جو حج پر نہیں گئےہو حاجیوں کے استقبال کے لئے جاوٴ، ان سے مصافحہ کرو،اور ان کا حترام کرو کہ یہ تم پر واجب ہے اس طرح تم ان کے ثواب میں شریکھوگے "۔

حاجیوں کے اہل خانہ کی مدد کا ثواب

قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ(ع):مَنْ خَلَفَ حَاجّاً

فِی أَهْلِہِ وَمَالِہِ کَانَ لَہُ کَأَجْرِہِ حَتَّی کَأَنَّہُ یَسْتَلِمُ الأَحْجَارَ۔[113]

امام زین العابدین (ع) نے فرمایا:

"جو شخص حاجی کی عدم موجودگی میں اس کے اہل خانہ اور اس کے مال کی دیکہ بھال کرے تو اس کا ثواب اسی حاجی کے ثواب کے مانند ہے یہاں تک کہ گویا اس نے کعبہ کے پتھروں کو بوسہ دیا ہے "۔

مبارک ہو

عَنْ یَحْیَی بْنَ یَسَارٍ قَالَ:حَجَجْنَا فَمَرَرْنَا بِأَبی عَبْدِ اللّٰہِ(ع) فَقَالَ:

"حَاجُّ بَیْتِ اللّٰہِ وَزُوَّارُ قَبْرِ نَبِیِّہِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم وَشِیعَةُ آلِ مُحَمَّدٍ(ع) هَنِیئاً لَکُمْ۔[114]

یحییٰ بن یسار کہتے ہیں:

”ھم نے حج انجام دینے کے بعد امام جعفر صادق (ع) سے ملاقات کی، حضرت نے فرمایا:اللہ کے گھر کے حاجی قبر پیغمبر (ص) کے زائر اور شیعہٴ آل محمد(ص)(ھونا تمھیں)مبارک ھو“۔

---

[1]نھج البلاغہ :خ١۔

[2]وسائل الشیعہ :١١/١۵۔نھج البلاغہ :خ١۔

[3]نھج البلاغہ :خ١

[4]وسائل الشیعہ:١١/١۵۔نھج البلاغہ:خ١۔

[5]نھج البلاغہ :خ١۔

[6]بحار الانوار :٧۵/١٨٣۔

[7]وسائل الشیعہ :١١/١٠٣۔علل الشرایع :١/۴١١۔

[8]وسائل الشیعہ :١١/١٠٩۔ثواب الاعمال:٢/٧٠۔

[9]وسائل الشیعہ :١١/١٠٣۔علل الشرایع :١/۴١١۔

[10]وسائل الشیعہ :١١/١٠٣۔علل الشرایع :١/۴١١۔

[11]وسائل الشیعہ :١١/١١٠۔تھذیب الاحکام :۵/٢٣۔

[12]من لایحضرہ الفقیہ:٢/۶٢٠/٣٢١۴۔

[13]مستدرک الوسائل :٨/١٨۔،محجة البیضاء:٢/١۴۵۔

[14]سنن ترمذی:٣/١٧۵/٨١٩٠۔ محجة البیضاء:٢/١۴۵۔

[15]الکافی :۴/٢۶٢/۴١۔

[16]من لایحضرہ الفقیہ:٢/٢٣۵/٢٨٧۔

[17]امالی صدوق:٣٠١/٣۴٢۔مستدرک الوسائل :٨/٣٩۔

[18]وسائل الشیعہ:۴/١١۶۔تحف العقول :١٢٣۔

[19]خصال :١٢٧/۔وسائل الشیعہ:١۴/۵٨۶۔

[20]سنن نسائی:۵/١١۴۔

[21]معجم الکبیر طبرانی:۹/۴۴/۸۳۳۶۔

[22]الحج العمرة فی القرآن والحدیث :۱۴۸/۳۲۵۔

[23]کافی :۲/۵۱۰/۶

[24]مسند الامام زید:۱۹۷۔

[25]الحج العمرة فی القرآن والحدیث:۲۵۷/۷۱۸۔

[26]کافی:۴/۲۵۲/۲۔

[27]کافی:۴/۲۵۲/۱۔

[28]امالی صدوق:۴۴۲۔وسائل الشیعہ:۱۱/۱۴۵۔

[29]بحار الانوار:۹۳/۱۲۰۔

[30]کافی:۴/۲۸۶/۲۔

[31]سنن دار قطنی:۲/۲۸۴۔

[32]ثواب الاعمال :۷۴/۱۶۔

[33]تهذیب الاحکام :۵/۲۱/۵۹۔

[34]کافی:۴/۲۸۶/۳۔

[35]کافی:۴/۵۴۷/۳۴۔

[36]تهذیب الاحکام :۵/۲۳/۶۸۔

[37]تهذیب الاحکام :۵/۲۲۔

[38]عیون اخبار الرضا:۲/۲۵۸۔وسائل الشیعہ:۲/۳۱۴۔

[39]کافی:۴/۳۳۷/۳۔

[40]سنن ابن ماجہ:۲/۹۷۵/۲۹۲۱۔

[41]مستدرک الوسائل :۹/۱۷۷۔سنن دارمی :۱/۴۶۲/۱۷۵۵۔

[42]عوالی اللآلی:۲/۸۴/۲۲۷۔

[43]سورہٴ آل عمران آیت ۹۶۔

[44]کافی:۴/۲۲۶/۱-

[45]کافی:۴/۵۸۶/۱-

[46]کافی :۴/۴۰۱-

[47]امالی طوسی:۳۶۹-وسائل الشیعه:۵/۲۸۲-

[48]کافی :۴/۵۲۴/۱-

[49]کافی:۴/۵۲۷-

[50]وافی:۲/۱۸۲

[51]من لایحضره الفقیه:۲/۱۹۰-علل الشرائع:۳۹۶و۳۹۸-

[52]کافی۴/۲۴۰/۴-

[53]کافی:۴/۲۴۰/۵۰-

[54]کافی:۴/۲۴۰/۳-

[55]کافی:۴/۲۴۰/۲-

[56]کافی:۴/۲۷۱/۴-

[57]وهی:۲۲۹-

[58]قر ب الاسناد:۱۳۹/۴۹۶-

[59]من لایحضره الفقیه:۲/۵۲۰-غیبت شیخ طوسی:۳۶۳-

[60]الحج والعمرة فی القرآن والحدیث:۱۰۲/۱۸۵-

[61]تهذیب الاحکام :۵/۱۰۳/۳۳-

[62]کافی:۴/۴۲۷/۱-

[63]کنز العمال:۵/۵۴/۱۲۰۲۴-

[64]کافی:۴/۴۰۹/۱۷-

[65]کافی:۴/۴۰۵/۷-

[66]من لایحضره الفقیه:۲/۳۲۶/۲۵۸۰-

[67]مستدرک الوسائل :۹/۳۷۶ـتاریخ بغداد:۵/۳۶۹ـ

[68]من لایحضره الفقیہ:۲/۲۰۲/۲۱۳۸ـ

[69]مسند ابن حنبل:۵/۲۵۶/۱۵۴۲۳ـ

[70]سنن ابی داوٗد :۲/۱۷۹/۱۸۸ـ

[71]کافی:۴,۴۲۸/۸ـ

[72]کافی:۴/۲۴۱/۱ـ

[73]تهذیب الاحکام :۵/۲۰/۵۷ـمن لایحضره الفقیہ:۲/۲۰۲ـ

[74]تاریخ دمشق:۴۱/۳۸۰ـ

[75]کافی:۴/۵۴۵/۲۶ـ

[76]محاسن :۲/۳۹۹/۲۳۹۵،کافی:۶/۳۸۷ـ

[77]محاسن :۲۳۹۴ـ

[78]کافی:۴/۲۱۰/۱۴ـ

[79]الحج العمرة فی القرآن والحدیث:۱۰۷/۱۹۹ـ

[80]علل الشرائع:۴۰۰ـ

[81]مستدرک الوسائل :۹/۳۲۳ـتفسیر قمی:۱/۶۲ـ

[82]اخبار مکہ ارزقی:۱/۳۳۸ـ

[83]کافی:۴/۴۳۴/۳ـ

[84]من لایحضره الفقیہ:۲۱۶۸/۲/۲۰۸ـ

[85]علل الشریع:۴۳۲ـوسائل الشیعہ:۱۳/۴۵۰

[86]من لایحضره الفقیہ:۲/۴۱۷/۲۸۵۴ـ

[87]مسنداحمد حنبل :۲/۶۹۲/۷۱۱۱ـ

[88]معجم الکبیر طبرانی:۱۱/۴۵/۱۱۰۲۱ـ

[89]کافی:۴/۲۶۲/۴۲ـ

[90]علل الشرایع:۱/۴۳۷۔کنز الفوائد :۲/۸۲۔

[91]وسائل الشیعہ:۱۴/۱۶۶۔

[92]تہذیب الاحکام :۵/۲۴۳/۸۲۳۔

[93]مستدرک الوسائل :۱۰/۱۶۶۔

[94]تہذیب الاحکام:۵/۴۶۸/۱۶۴۰۔

[95]کافی:۵۳۰/۱/۴۔

[96]مستدرک الوسائل:۱۰/۱۶۵۔

[97]کافی:۴/۲۵۵/۱۱۔

[98]من لایحضرہ الفقیہ:۲/۱۴۱/۶۴۔

[99]علل الشرایع:۱/۴۵۹۔

[100]معجم الاوسط طبرانی:۳/۳۵۱/۳۳۷۶۔

[101]وسائل الشیعہ:۱۴/۳۳۵۔کامل الزیارات:۴۷۔

[102]معجم الکبیر طبرانی:۱۲/۲۲۵/۱۳۱۴۹۔

[103]کنز العمال:۱۲/۲۵۶/۳۴۹۲۹۔

[104]کافی:۴/۵۵۶/۱۱ ۔،ثواب الاعمال۔۱/۵۰۔

[105]کافی:۴/۵۵۴/۳۔

[106]تہذیب الاحکام:۶/۹/۱۸۔

[107]مستدر ک الوسائل :۱۰/۱۸۹۔

[108]تہذیب الاحکام:۱/۴۶۵/۱۶۸۔

[109]کافی:۴/۵۶۷۔

[110]سنن ترمذی:۳۲۴/۱۲/۴۵۔

[111]وافی:۲/۱۸۲ ۔، من لایحضرہ الفقیہ:۱/۳۸۳۔

[112]کافی:۴/۲۶۴/۴۸۔

[113]محاسن :۱/۱۴۷/۲۰۶، ـوسائل الشیعہ :۱۱/۴۳۰۔

[114]کافی:۴/۵۴۹۔